رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر: غلام نبی ۞ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۴۲-۴۳ | مورخہ ۲۳-۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت اچھی ہے مگر عام کمزوری باقی ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔

خدا کے فضل سے جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت کے ماتحت جو مقامی اور مضافات میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اسکے نتیجہ میں ہر جمعہ کچھ نہ کچھ لوگ بیعت کرتے ہیں۔ ۲۴ نومبر کو سات آدمیوں نے بیعت کی جن میں سے تین خاص قادیان کے تھے۔

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے ۲۵ نومبر کو غرض تعلیم جرمنی کو روانہ ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح بڑی سڑک تک وداع کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اور دعا کر کے رخصت فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور تبلیغ احمدیت کی بھی توفیق بخشے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک پرانی نظم

میرے مولا مری بگڑی کے بنانے والے
میرے پیارے مجھے فتنوں سے بچانے والے

جلوہ دکھلا مجھے او چہرہ چھپانے والے
رحم کر مجھ پہ او منہ پھیر کے جانے والے

میں تو بدنام ہوں جس دم سے ہوا ہوں عاشق
کہہ لیں جو دل میں ہو الزام لگانے والے

تشنہ لب ہوں بڑی مدت سے خدا شاہد ہے
بھر دے اک جام تو کوثر کے لٹانے والے

ڈالتا جا نظر مہر بھی اس غمگیں پر
نظر قہر سے مٹی میں ملانے والے

کبھی تو جلوۂ بے پردہ سے ٹھنڈک پہنچا
سینہ و دل میں مرے آگ لگانے والے

تجھکو تیری ہی قسم کیا یہ وفاداری ہے
دوستی کر کے مجھے دل سے بھلانے والے

کیا نہیں آنکھوں میں اب کچھ بھی مروت باقی
مجھ مصیبت زدہ کو آنکھیں دکھلانے والے

مجھکو دکھلاتے ہوئے آپ بھی رہ کھو بیٹھے
اے خضر کیسے ہو تم راہ دکھانے والے

ڈھونڈھتی ہیں مگر آنکھیں نہیں پاتیں ان کو
ہیں کہاں وہ مجھے روتے کو ہنسانے والے

ساتھ ہی چھوڑ دیا سب نے شب ظلمت میں
ایک آنسو ہیں لگی دل کی بجھانے والے

تاقیامت رہے جاری یہ سخاوت تیری
او مرے گنج معارف کے لٹانے والے
رہ گئے منہ ہی ترا دیکھتے وقت رحلت
ہم پسینہ کی جگہ خون بہانے والے
ہو نہ تجھکو بھی خوشی دونوں جہانوں میں نصیب
کوچۂ یار کے رستہ کے بھلانے والے
ہم تو ہیں رنج ہی سہار رنج اٹھانے والے
کوئی ہونگے جو ہیں عیش منانے والے
مجھ سے بڑھ کر ہے مرا فکر تجھے واسنگیر
تیرے قربان مرا بوجھ اٹھانے والے

گذارش حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منظوم کلام کو تاریخ وار مرتب کرنے کے سلسلہ میں اس نظم کے حوالہ کی ضرورت ہے کہ کب اور کس اخبار میں شائع ہوئی۔ احباب ضرور مطلع فرمادیں۔

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

رپورٹ ہفتہ وار لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱۴ نومبر ۱۹۲۲ء لغایت ۲۱ نومبر ۱۹۲۲ء)

آمدہ مہمانان ہفتہ زیر رپورٹ میں ۳۲ مہمان تشریف لائے

خرچ اجناس آرد گندم ۷۱ من ۲ ثار دال نخود ۲۰ ثار دال ماش ۲۳ ثار ۴ چھٹانک روغن زرد ۶ ثار ۱۳ چھٹانک چاول ٹوٹا ۵ ثار ۱۲ چھٹانک چاول پکے ۶ ثار ۱۱ چھٹانک دال مونگ ۲ ثار ۱۲ چھٹانک نمک کھانڈ ۲ ثار ۶ چھٹانک

خرچ نقدی علاوہ ان اجناس کے ۵ روپے ہے۔

لنگرخانہ سے کھانا کھانے والوں کی تعداد اس ہفتہ میں نئے اور پرانے مہمان ملا کر کھانا کھانے والوں کی تعداد دو ہزار دو سو ساٹھ ۲۲۶۰ ہے۔

ضروریات لنگرخانہ و مہمانخانہ کمبلوں بستروں اور دیگر چارپائیات کی بہت ضرورت ہے۔

سید محمد اسحاق افسر لنگرخانہ قادیان

اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مضمون جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ دفتر تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتا ہے۔

رپورٹ دفتر محاسب از ۱۶ نومبر تا ۲۲ نومبر ۱۹۲۲ء

ہفتہ واری آمد آمد مبلغ ۲۳۷۵-۹-۶ ہے جس میں ۵۴۶ روپیہ جلسہ سالانہ کا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ جلسہ سالانہ کی کل رقم جو اس وقت تک داخل خزانہ ہوئی ہے وہ ایک ہزار کے قریب ہے۔ مگر افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے ابتدائی معمولی اخراجات کے واسطے آٹھ ہزار کے بل آچکے ہیں۔ جن کی ادائیگی میں بوجہ نہ ہونے جلسہ سالانہ کا روپیہ مشکلات ہیں۔ اس واسطے احباب کو خصوصیت سے اس مد میں روپیہ ارسال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس سال بجٹ جلسہ سالانہ کا پندرہ ہزار تجویز کیا گیا ہے۔ اس بجٹ کا پورا کرنا سکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ محمد اشرف (محاسب بیت المال و صدر انجمن احمدیہ)

اخبار احمدیہ

افسر کمانڈنگ ایس اینڈ ٹی ریکارڈ انبالہ کا شکریہ ہمارے بھائیوں کو جو دفتر ایس اینڈ ٹی ریکارڈ انبالہ میں ہیں نماز جمعہ ادا کرنے میں تکلیف تھی۔ ماسٹر شیخ عبدالحکیم صاحب تبلیغی سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی نے اس دفتر کے انچارج افسر سے مل کر اس تکلیف کو پیش کیا۔ اور اب یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ افسر کمانڈنگ ایس اینڈ ٹی ریکارڈ نے اپنے دفتر کے افسروں کو حکم دیدیا ہے کہ جمعہ کے دن احمدیوں کو نماز کیلئے رخصت دی جایا کرے۔ ہم افسر موصوف کی اس مہربانی کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جماعتوں میں محتسب کا تقرر مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہبود و نجات کی بہت تھوڑی انجمنوں میں محتسب مقرر ہوئے ہیں۔ باقی انجمنوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب چونکہ مجلس مشورۃ (یعنی احمدیہ کانفرنس) منعقدہ ۱۵ و ۱۶ اپریل ۱۹۲۲ء کی پاس کردہ تجاویز متعلقہ نظارت امور عامہ پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ اور ان تجاویز پر تب ہی عملدرآمد ہو سکتا ہے۔ جب ہر ایک انجمن میں امور عامہ کے سکرٹری یعنی محتسب مقرر ہو جاویں۔ اس لئے تاکید ہے کہ جن انجمنوں میں ابھی تک محتسب یعنی امور عامہ کے سکرٹری مقرر نہ ہوئے ہوں۔ وہ جلد اپنی اپنی انجمنوں کے لئے محتسب تجویز کرکے منظوری کے لئے ان کے نام میرے پاس بھیجدیں۔

نیازمند ذوالفقار علیخاں ناظر امور عامہ قادیان

ملتان کالج میں جے۔ اے وی کلاس امیدوار انٹرنس پاس ہوں یا فرسٹ ڈویژن پاس اور انگریزی میں اچھی قابلیت والوں کو ترجیح دی جاویگی۔ کورس دو سال کا ہے۔ اور مضامین وہی ہیں جو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں پہلے جے۔ اے۔ وی کو پڑھائے جاتے رہے ہیں۔ سلیبس فی الحال تیار نہیں۔ ہر ایک طالبعلم کو مبلغ ۱۱ روپے ماہوار گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ داخلہ کیلئے تمام درخواستیں ۱۹ اپریل کو مطالعہ کی جاوینگی۔ اور منظور شدہ امیدواروں کو اطلاع دیدیجاویگی۔ کہ وہ کس تاریخ کو کالج میں حاضر ہو جائیں۔ امیدوار جنہوں نے اس سال انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ وہ انٹرنس کا نتیجہ نکلنے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اگر درخواست دیدیں۔ تو گنجائش ہونے کی صورت میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔ جو احمدی بھائی داخل ہو جانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ فوراً امتحان کے نتیجہ کے بعد درخواستیں بھیجدیں۔ خاکسار عبدالسلام احمدی متعلم جے۔ اے وی کلاس سیکنڈ ایر ملتان کالج

ولادت جناب سیٹھ عبداللہ دین صاحب سکندرآبادی کو جو سلسلہ کے نہایت مخلص اور خدمت گذار انسان ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ۷ نومبر کو لڑکا عنایت فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود مسعود کو خادم دین بنائے۔ اور والدین کیلئے ہر طرح مبارک کرے۔

مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ مولود جناب حافظ حامد علی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی رفاقت میں لمبی عمر گذاری۔ خدا مبارک کرے۔

درخواست دعا میاں نانک کشمیری ہمارے گاؤں میں ایک مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ ان کو حال ہی میں آریوں کی دھوکہ دہی سے سوا چھ سو روپیہ کے قریب گھاٹا پڑا ہے۔ اس ناگہانی مصیبت سے جو ایک غریب کی حالت ہو سکتی ہے۔ وہ احباب سے مخفی نہیں۔ درخواست ہے۔ کہ ان کیلئے صدق دل سے دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو اس مصیبت کے برے اثرات سے بچاوے اور نیز میاں عمرالدین صاحب کی بھی درخواست ہے کہ میں قرضدار ہوں۔ میرے لئے دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ قرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق بخشے۔

جلال الدین شمس مولوی فاضل سیکھوانی

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء

خلافت ٹرکی کا صفایا

اگرچہ اپنے خلیفہ کی قسمت کو بدلا ہوا دیکھ کر بعض منچلے مسلمانوں نے "خلیفۃ المسلمین" پر کئی قسم کے الزام لگانے شروع کر دئے۔ اور انہیں خلافت کے ناقابل قرار دیا جا رہا تھا۔ تاہم ذمہ دار لوگوں کے اپنے "خلیفۃ المسلمین" کے متعلق اخلاص اور عقیدت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور آبھی کیسے سکتا ہے۔ جبکہ اس کی بنا مذہب پر سمجھی جاتی ہے۔ اور اسے اپنی زندگی کا بڑا بھاری مقصد قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر نے حال ہی میں مسلمانوں کیلئے بذریعہ تار اعلان کیا ہے۔ کہ

"خطبہ میں امیر المومنین وحید الدین کا نام پڑھا جائے"

علاوہ ازیں اس وقت تک "خلیفۃ المسلمین" سے کمالیوں کے افسوسناک سلوک کے متعلق جس قدر خبریں آتی رہی ہیں۔ ان کو ناقابل وثوق کہکر اس طرح اپنے دلوں کو تسلی دینے کی کوشش کی جاتی رہی ہے کہ

"کمالیوں کے متعلق اس قسم کی خبریں مشہور کرنے سے دو مقاصد کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ پہلی غرض یہ ہے۔ کہ کمالیوں کی خلافت کے خلاف برائے نام نفرت و حقارت کی کارروائیوں کی عالم اسلام میں بے چینی اور اضطرابی پیدا کی جائے۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے وہ خلوص اور محبت اٹھ جائے۔ جو وہ اپنے سینوں میں مجلس ملیہ انگورہ اور ترکوں کے واسطے رکھتے ہیں۔ دوسری غرض یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے یہ ثابت کر دیا جائے کہ ترکوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کے زبردست مطالبات کو کس بے اعتنائی سے ٹھکرا دیا ہے۔ وہ مطالبات جو اسلامی شریعت کے عین مطابق ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کی توجہ کو جو اس وقت برطانی وزراء ملک کے سخت خلاف ہے۔ اس سے ہٹا کر کمالیوں کے خلاف کیا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی نامکمل خبروں کا باور نہ کریں۔ جن میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔ اور جن کا خاص مقصد یہ ہے کہ ہمارے اور ترکوں کے درمیان دشمنی و مخاصمت پیدا کی جائے"

{ڈاکٹر انصاری و حکیم اجمل خاں کا اعلان
مطبوعہ وکیل ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء}

لیکن نہ معلوم اب مسلمانوں کو تازہ خبریں پڑھکر کس قدر رنج اور صدمہ پہنچا ہوگا۔ جن سے نہ صرف یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمالیوں نے "خلیفۃ المسلمین" کو دار الخلافت سے بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ خاص "غازی کمال پاشا" کی تحریک سے ان کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجویز پاس کر دی گئی ہے۔

کیا اب بھی مسلمان ان خبروں کو ناقابل اعتبار اور مبالغہ آمیز کہکر اس قصہ کو دہرانے کی سعی کرتے رہینگے۔ جو یوں مشہور ہے کہ ایک کمزور دل آدمی فوج میں بھرتی ہو کر جنگ میں چلا گیا۔ جب اسے گولی لگی۔ تو بھاگا۔ اور خون بہتا ہوا دیکھکر کہتا جاتا۔ خدا کرے۔ یہ خواب کا نظارہ ہو۔ اور مجھے سچ مچ گولی نہ لگی ہو۔

"خلیفۃ المسلمین" کو کمالیوں نے قسطنطنیہ سے بھگا دیا۔ ان پر مقدمہ چلانے کی تجویز پاس کر دی۔ خلیفہ کے سارے اختیارات خود حاصل کرلئے۔ اور اس طرح اس خلافت کو جس کے لئے مسلمان بڑے اضطراب اور بے چینی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ جس کی خاطر وہ ہجرت کے نام سے مصائب اور آلام کا شکار ہوئے ہیں۔ جس کی حفاظت کیلئے وہ جیلوں میں گئے ہیں۔ جس کے اقتدار کو ضعف پہنچانے کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں۔ ایسے کمالیوں نے جن کو آجتک خلافت کے شیدائی اور "خلیفۃ المسلمین" کے جاں نثار کہا جاتا تھا۔ ایسا زیر و زبر کر دیا ہے۔ کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور اس صفائی سے اس کا نام و نشان مٹا دیا ہے۔ کہ ساری عیسائی حکومتیں ملکر بھی ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکتی تھیں۔

اس وقت تک (۲۰ نومبر) اس امر کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ اب کس کو خلیفہ کا نام دیا گیا ہے۔ گویا اس وقت مسلمانوں کا کوئی نام کا خلیفہ بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر کمالیوں نے کسی کو خلیفہ کا لقب دے بھی دیا۔ تو جیسا کہ ان کے پہلے ارادوں اور تجویزوں سے ظاہر ہے۔ وہ خلیفہ ایک کھلونے سے بھی کم حیثیت کا ہوگا۔ کیونکہ کھلونا بچوں کے دل بہلانے کے کام تو آسکتا ہے۔ مگر وہ خلیفہ کسی کام اور کسی مصرف کا نہ ہوگا۔ نہ اسے کوئی اختیار ہوگا۔ اور نہ اس کی کوئی حکومت ہوگی۔ اور اس طرح مسلمانوں کے اس دعوے کو بالکل بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکا جائیگا۔ جس پر موجودہ بے چینی کی بنیاد ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ خلیفہ کیلئے دنیاوی اقتدار لازمی ہے اگر یہ بات درست ہے۔ اور اس کے بغیر خلافت ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسا کہ آج تک مسلمانوں کا دعویٰ رہا ہے۔ تو پھر کمالیوں کا بنایا ہوا ایسا خلیفہ جسے سلطنت میں ایک تنکا ہلانے کا بھی اقتدار حاصل نہ ہوگا۔ اور جو بالکل عضو معطل کی طرح ہوگا۔ اسے مسلمان کس طرح اپنا دینی خلیفہ سمجھ سکتے ہیں۔ اور وہ کس طرح ان کے نزدیک صحیح طور پر خلیفہ ہو سکتا ہے۔

"چنانچہ اس بارے میں جو خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ ان میں صاف طور پر کہا جا رہا ہے۔ کہ

"اسلام میں خلیفۂ وقت اگر کامل اختیارات نہ رکھے۔ تو اس کی یعنی اس خلیفہ کی خلافت مسلم نہیں۔ اور اسلام میں خلیفہ پوپ نہیں بن سکتا" "خلیفۃ المسلمین" بیشک اپنے اختیارات میں مطلق العنان ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خلیفۃ المسلمین کو پورا پورا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اسلام مقدس کے تحفظ اور حمایت کے لئے جو مناسب راہ عمل سوچے کرے"

(ہمدم ۱۴ نومبر ۱۹۲۲ء)

اب مسلمان اپنے آپ کو تسلی دینے کے لئے خواہ کچھ ہی کہیں۔ اور اپنے خلیفہ سے دنیوی اقتدار چھن جانے کو خلافت کے لئے کتنا ہی مفید بتائیں۔ پہلے وہ اپنے مونہوں اور اپنے قلموں سے اور اپنے دفاتر کے ذریعہ خلیفہ کے لئے دنیوی اقتدار کے ہونے کی جو ضرورت قرار دے چکے ہیں۔ اور جس کو انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت کی وجہ قرار دیا ہوا تھا۔ وہ تو بالکل خاک میں مل گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی نام کی خلافت ٹرکی بھی ان لوگوں کے ذریعے مٹ گئی ہے۔ جن کو اس کا محافظ اور نگہبان سمجھا جاتا تھا۔

مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہند کو خصوصاً خلافت ٹرکی کے اس عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ جس کی حفاظت کے لئے انہوں نے اپنا لہو پانی ایک کر دیا۔ جس کے لئے ہر طرح کی قربانیاں کیں۔ اور کرنے پر آمادہ ہوئے۔ جس کی خاطر ان لوگوں سے جنگ ٹھانی جنہیں خلافت کو نقصان پہنچانے والے سمجھا گیا۔ اس کے اندر سے ہی ایسے اسباب پیدا ہو گئے جن کے متعلق کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اور سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

والی مثل اس پر صادق آگئی۔

یہ کیوں ہوا۔ کیوں ساری دنیا کے مسلمانوں نے خلافت کیلئے جو سعی و کوشش کی۔ وہ بیکار گئی۔ کیوں خلافت کو نہ بچایا گیا۔ اس کی وجہ یہ اور صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ اب خدا تعالیٰ اس نام کی خلافت

کو بھی دنیا میں باقی نہیں رکھنا چاہتا۔ اس لئے اس نے اس کی تباہی کے سامان اس کے اندر سے ہی پیدا کر دئے۔ اور مسلمانوں کو بتا دیا۔ کہ تم اپنی ساری طاقت اور ہمت صرف کر کے بھی اس برائے نام اس خلافت کو نہیں بچا سکتے۔ جس کے خاتمہ کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ پس اب دنیا میں وہی خلافت قائم اور برقرار رہیگی۔ جو خدا نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم کی ہے۔ اور اسی کو دن بدن فروغ حاصل ہوگا۔

کاش ہمارے مسلمان بھائی خلافت ٹرکی کے حسرت ناک انجام سے عبرت حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے جو سامان کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

خلیفہ ٹرکی اور مسلمانان ہند

رائیٹر کی طرف سے خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ "خلیفۃ المسلمین سلطان ٹرکی" ہندوستان میں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اپنی خلافت کی بحالی کے لئے بڑی تگ و دو کی اور ترکان احرار کے مطالبات کو پورا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن جیسا کہ ایسے خلیفہ کے متعلق توقع تھی کمالی ان پر غالب آ گئے ہیں۔ اور چونکہ ان کا دارالخلافت میں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے تازہ برقی خبر کے مطابق وہ انگریزی جہاز کے ذریعہ وہاں سے مالٹا کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ اگر وہ مسلمانان ہند کے اس اخلاص اور محبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کا اظہار دو تین سال سے ان کی طرف سے بڑے زور شور کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے۔ عازم ہند ہو جائیں۔ اور مسلمان ہند کے لئے اپنی وفاداری اور اخلاص کو عملی رنگ میں پایۂ ثبوت تک پہنچانے کا موقع بہم پہنچائیں۔ کیا مسلمانان ہند اس کے لئے تیار ہیں؟

ہندو مسلمانوں میں انشقاق

ہندو مسلم اتحاد کو ہم اس وقت سے سطحی۔ بودا اور غیر پائدار کہتے رہے ہیں۔ (اور اس کے ثبوت میں ہمارے متعدد مضامین موجود ہیں۔) جبکہ اس کے غلغلے فضائے ہند میں ہر دو اقوام (ہندو مسلمان) کی طرف سے بڑے زور شور کے ساتھ بلند ہو رہے تھے۔ اور جب ہندو مسلمان بڑے دعوے کے ساتھ کہتے تھے۔ کہ اب کوئی چیز اس اتحاد میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ چونکہ مزعومہ ہندو مسلم اتحاد کسی ایسے اصل کے ماتحت نہ تھا۔ جو دو مختلف المذاہب اقوام میں اتفاق کا باعث ہو سکتا۔ اس لئے وہی نتیجہ نکل رہا ہے۔ جو ہم نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ اور ان سب دعاوی اتحاد کی صفائی کے ساتھ تغلیط کر رہا ہے۔ جو ہندو مسلمان کرتے تھے۔ چنانچہ ایک ہندو "قوم پرست" روزانہ اخبار پرتاپ ۱۷ نومبر لکھتا ہے۔

"پنجاب کے ہندو اور مسلمان آج آپس میں اس طرح کھچے ہوئے ہیں۔ گویا ان میں نہ کبھی ملاپ (اتحاد) ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے"۔

پنجاب میں ہندو مسلم اتحاد کے پرخچے اڑنے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

ادھر صوبہائے متحدہ کی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ کونسل کے ہندو ممبر اپنی کثرت کی وجہ سے پے درپے مسلمانوں کو ان کے جائز اور واجبی حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ حال میں مسلمان ممبروں نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ترمیمی مسودہ قانون میں جو یہ ترمیم پیش کی تھی۔ کہ جہاں مسلمانوں کی آبادی ۵ فیصدی ہو۔ وہاں ان کو ۲۵ فیصدی نشستیں دی جائیں۔ اگرچہ یہ معمولی مطالبہ تھا۔ اور اگر یہ پورا بھی ہو جاتا تو بھی ہندوؤں ہی کی اکثریت رہتی لیکن ہندو ممبروں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور ترمیم گر گئی۔

اس گفت و شنید کے دوران میں آنریبل فنانس ممبر کو تو مسلمانوں کی بے کسی پر رحم آیا۔ اور انہوں نے فرمایا۔ کہ

"مسودہ میں جو تناسب رکھا گیا ہے۔ اس سے مسلمانوں کی نشستیں ان سے چھن جائینگی۔ کیونکہ بحساب مردم شماری انھیں اس قدر جگہیں نہیں مل سکینگی۔ جس قدر ان کیلئے مناسب ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کے حق میں اچھا نہ ہوگا"۔

لیکن برادران وطن کے دل نہ پسیجے۔ اور جس طرح انہوں نے چاہا کر لیا۔ یہ تازہ واقعہ ہے۔ جو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ یو۔ پی میں ہندو مسلم اتحاد کیسے جوبن پر ہے۔

کیا اب بھی کسی کو ہماری اس رائے سے متفق ہونے میں عذر ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد جن لائنوں پر رکھی گئی ہے۔ وہ بالکل غلط ہیں۔ اور حالت کو پہلے سے بھی بدتر بنانے والی ہیں۔ اب تو یہ حقیقت روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور اتحاد کے حامی نہیں۔ بلکہ شیدائی بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

آریہ گزٹ کی تاریخ دانی

"آریہ گزٹ" میں جس کے ایڈیٹر مسلمانوں کو ازلی عداوت اور دشمنی رکھنے والے اور اسلام کے مقدس اور قابل تعریف اصول پر اعتراض کرنے والے مہاشہ خوشحال چند ہیں۔ "ہندوؤں کا نام ہندو کیوں پڑا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ہندوؤں کی اس پہلی تحقیقات کو رد کرتے ہوئے کہ مسلمانوں نے ان کو ہندو نام اس خیال سے دیا۔ تا کہ "انھیں چور یا رہزن قرار دیا جائے"۔ یہ "نئی تحقیقات" پیش کی گئی ہے کہ

"جب اہل اسلام وسط ایشیاء کے ممالک میں سے گذر کر ہندوستان پہنچے۔ تو انھوں نے ایک ہندو کو مذہب اسلام سے حد درجہ کی نفرت کرنے والی قوم پایا۔ اور ایک شخص ہندہ کے نام سے جس نے حضرت حمزہ کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا۔ اس قوم کو موسوم کیا"۔

اس کے بعد تاریخ اسلام سے اپنی جہالت کے ثبوت میں یہ لکھ کر کہ: "حضرت محمدؐ نے ہندوؤں کی فوج جمع کر کے اپنا تسلط جمانا چاہا"۔ "ایک مرتبہ جب مکہ پر حملہ کیا گیا۔ حضرت محمدؐ زخمی ہو گئے اور فوج کو شکست ہوئی"۔

لکھا ہے۔

"جب مسلمانوں نے ہندوؤں کو بھی ہندہ کے مانند اپنے دھرم پر درڑھ اور ثابت قدم پایا۔ تو ان کو اسی کے نام سے نامزد کیا"۔ یہ تحقیقات اس پہلو سے تو کچھ بری نہیں مگر اس کی بنا پر تحریک کی گئی ہے۔ "چاہئیے کہ وہ خیال جو آریہ سماج اور ہندوؤں کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ کہ نفرت کے خیال سے یہ نام ہمیں دیا گیا۔ دور کیا جائے"۔

لیکن اس کو کیا کیا جائے۔ کہ ہندہ جسے آریہ گزٹ میں مرد قرار دیا گیا ہے۔ عورت تھی۔ جو بالآخر مسلمان ہو کر اپنے پہلے افعال سے تائب ہو گئی تھی۔ اس نسبت سے کیا ہم ہندوؤں اور خاصکر آریہ صاحبان سے توقع رکھیں کہ اس وقت اگرچہ وہ اسلام کے متعلق اپنے دلوں میں سخت بغض اور تعصب رکھتے ہیں۔ لیکن آخر ہندہ کی طرح اسلام قبول کر کے اپنے پہلے افعال سے تائب ہو جائینگے۔

ہمیں آریہ گزٹ کے ہمہ دان ایڈیٹر کے متعلق سخت حیرت ہے۔ کہ اس مضمون میں جو ایک کالم سے زیادہ کا نہیں ہے۔ تاریخ اسلام کے متعلق اس قدر جہالت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہندوؤں کی فوج تیار کرنا اور پھر آپ کا مکہ پر حملہ کرنے میں زخمی ہونا اور شکست پانا ایسے واقعات ہیں۔ جو آریہ گزٹ کی لغو ترین اختراع سے زیادہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

معاملہ سوٹ

دُنیاوی امور سے واقفیت کی ضرورت

دُنیا پر دین کو مقدم کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۳ ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیاوی امور میں غور و فکر!

انسان کی پیدائش کے ساتھ ایسی ضروریات اس کے ساتھ لگا کر جن کے بغیر اسکی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ اور جن ضروریات کے پورا ہوئے بغیر اس کو اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ اس کا ایک کام یہ بھی ہے کہ دُنیا میں رہکر اس پر غور کرے اور مادی ترقیات میں بھی اپنی طاقتوں کو خرچ کرے۔ مثلاً انسان اگر کھانے پینے کا محتاج نہ ہوتا۔ یا اگر اسکی زبان میں مزا نہ رکھا جاتا تو سینکڑوں قسم کے کھانے جو ایجاد ہوئے ہیں۔ انکی کوئی قدر نہ کرتا۔ یہ نہیں ہوتا کہ آسمان سے لسٹ بن کر آجائے کہ فلاں ملک میں فلاں غلہ پیدا ہوتا ہے اور فلاں ملک میں فلاں غلہ بلکہ انسان محنت اور توجہ اور غور سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں ملک میں کونسا غلہ ہوتا ہے۔ اور فلاں غلہ کس جگہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

غور و تجربہ کا نتیجہ

یہ تمام پھل۔ پھول۔ غلے۔ ترکاریاں مونگ۔ ماش موٹھ وغیرہ کسطرح دریافت ہوئے اسی طرح کہ انسان زبان کے مزے کے لئے ان چیزوں کو دیکھتا تھا۔ جو چیزیں اچھی معلوم ہوتیں۔ ان کی کاشت کرنے کے ذرائع سوچتا اور معلوم کرتا تھا۔ اور کرتا ہے پہاڑ پر جاؤ۔ وہاں پر طرح طرح کی بوٹیاں اگی ہونگی کئی دیکھنے والوں کا دل چاہتا ہے کہ انکو چکھ کر دیکھیں اور اسطرح کئی اور کھانے کی چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ یا بعض بوٹیوں کے کھانے سے جو جسم پر اثر ہوتا ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ فلاں فلاں مرض میں مفید ہو سکتی ہیں۔ جتنے درخت اور پھل ہیں وہ اسی طرح معلوم ہوئے کہ پہلے ان کو زبان کے مزے کے لئے چکھا گیا۔ اور پھر ان کو کاشت کرنے کے ذرائع معلوم کئے گئے۔ انسان کی ابتدائی حالت بالکل بچے کی حالت کے مشابہ ہے جسطرح بچے کے سامنے جو چیز آتی ہے وہ اس کو منہ میں ڈال لیتا ہے۔ اسی طرح انسان کی بھی یہی حالت تھی کہ وہ ہر ایک چیز کو منہ میں ڈالتا اور اس کے متعلق تجارب کرتا تھا۔ ان تجارب کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں قسم کے پھل غلے اور کھانے نکل آئے۔

علوم مفیدہ کا انکشاف

پھر جب انسان نے غلہ رکھنا شروع کیا۔ گیہوں اور چاول کثرت سے کھانے میں آنے لگے تو گیہوں نے الگ اثر کیا اور چاول نے الگ اثر کیا۔ اور چاول کی زیادتی سے بادی ہونے لگی اور لوگوں کے جگر خراب ہونے لگے یا کسی اور چیز کے کھانے سے پیٹ میں درد ہوا تو علاج کیطرف توجہ ہوئی۔ چونکہ بعض بوٹیوں کے مفید اثرات بھی ان تجارب میں معلوم ہوئے ان کو ان بیماریوں کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ اور علم طب پیدا ہو گیا اگر زبان کا مزا نہ ہوتا تو انسان محض پیٹ بھرنے سے غرض رکھتا۔ لیکن پیٹ نہیں بتایا کرتا کہ فلاں چیز کھانی چاہئے۔ یا فلاں سے پرہیز کرنا چاہئے یا فلاں چیز مزیدار ہے۔ اور فلاں نہیں۔ چونکہ زبان میں مزا رکھا گیا ہے۔ اس لئے وہ مختلف مزوں کی چیزیں طلب کرتی ہے جس سے مختلف غذائیں نکلتی ہیں اور مختلف غذاؤں کے بد اثرات کو دور کرنے کے لئے مختلف دوائیں بھی نکل آتی ہیں۔ اسی طرح حساب کا علم بھی مختلف ضروریات کے پورا کرنے کے لئے نکل آیا مثلاً کھانے پینے سے یہ مدد اس علم کو ملی۔ کہ مرکب غذاؤں اور دواؤں کی آپس میں کیا نسبت ہو۔ یا مختلف رنگوں کے پھولوں پھلوں۔ اور بیل بوٹوں اور مناظر سے آنکھوں کو فرحت ہوئی پھر خوش آوازیوں سے کانوں نے لذت حاصل کی۔ ان حواس جن کے ذریعہ جن کے متعلق اب تحقیقات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے پانچ نہیں زیادہ ہیں) علوم نے ترقی کی غرض بعض حواس اور ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے اس قدر سامان اسی لئے دئے گئے ہیں کہ انسان ان خزائن کے دریافت کرنے کی طرف بھی توجہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں مخفی رکھے ہیں

طبعی خواہشات میں حکمت

مگر کیوں لگائے یہ یہ ایک حکمت ہے۔ جس کا اس مضمون سے تعلق نہیں۔ لیکن منشاء الہی یہ ہے کہ اپنی قوتوں کو ادھر بھی انسان لگائے۔ کھانے پینے ترقی کرنے کی خواہش شہوات۔ میاں بیوی کے تعلقات کی طاقت۔ سردی گرمی کا احساس۔ سونے جاگنے کی خواہش۔ یہ سب خواہشیں ایسی ہیں کہ ان سے کوئی انسان بچا نہیں۔ انسان میں اُن خواہشات کے رکھنے سے خدا کا منشاء یہ ہے کہ انسان اپنا کچھ وقت ان چیزوں پر خرچ کرے۔ ہاں یہ منشاء نہیں کہ بالکل ادھر ہی لگ جائے۔

مہمان کی تمثیل

ایک شخص کے ہاں ایک مہمان آتا ہے وہ مہمان کے سامنے مختلف قسم کے کھانے رکھتا ہے۔ پلاؤ۔ گوشت۔ روٹی۔ اچار۔ مربہ وغیرہ میزبان کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ مہمان یہ سب کھانے کھائے۔ لیکن اگر مہمان ایک ہی چیز مثلاً اچار ہی کھائے اور دوسری چیزوں کو ہاتھ نہ لگائے تو میزبان خوش نہیں ہو سکتا۔ ہاں جو چیز میزبان مہمان کے لئے خصوصیت سے تیار کرتا ہے اس کے متعلق خواہش ہوتی ہے کہ مہمان اس کو زیادہ رغبت سے کھائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس نے اپنے بندے کے لئے جو چیز سب سے عمدہ تیار کی ہے بندہ اُس کو زیادہ پسند کرے اور اس پر اپنا زیادہ وقت صرف کرے۔ باقی چیزیں بھی جس قدر ہیں۔ وہ بھی اس لئے ہیں کہ بندے ان سے حصہ لیں۔ حتیٰ کہ انکے انبیاء بھی ان تمام خواہشوں سے حصہ لیتے ہیں۔ جو انمیں رکھی گئی ہیں۔ لیکن وہ چیز جو اس نے زیادہ پسند کی ہے کہ بندے بھی اس کو پسند کریں۔ وہ اس کا دین ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندہ بھی اس کو زیادہ پسند کرے۔ ہمارے ملک میں پلاؤ سب سے اچھا کھانا سمجھا جاتا ہے جس طرح میزبان نہیں چاہتا کہ مہمان پلاؤ کو چھوڑ کر چٹنی کھائے۔ یا خشک روٹی کھائے۔ گو وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ یہ بالکل نہ کھائے بلکہ اسکی خواہش ہوتی ہے کہ تمام کھانوں میں سے خاص کھانے کی طرف زیادہ توجہ کرے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس نے اپنے بندے کے لئے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کی طرف توجہ کرے مگر خصوصاً دین کی طرف زیادہ توجہ کرے

خدا اور انسان کی دعوت میں فرق

لیکن انسان اور خدا کی دعوت میں ایک فرق ہے۔ کیونکہ انسان جس شخص کی دعوت کرتا ہے وہ اسکے متعلق پورا واقف نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی دانست میں ایک عمدہ چیز پکواتا ہے۔ مثلاً پلاؤ ہی تیار کرتا ہے لیکن

بہت سے لوگ ہیں جن کو بوجہ معدے کے کمزور ہونے کے چاول ہضم نہیں ہوتے مگر بیمار بچے اس کے لئے پلاؤ۔ یا اور عمدہ کھانا پکا ہوا ہو تو مہمان اس کو نہیں کھا سکتا۔ اور وہ صرف شوربہ اور چپاتی ہی کھاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ پلاؤ وغیرہ کھائے تو اس سے اس کو تکلیف ہوگی۔ اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اگر انسان اپنے میزبان انسان کی دعوت میں سے عمدہ چیز کو چھوڑ دے۔ کیونکہ وہ اس کو کھانے سے معذور ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی دعوت میں یہ بات نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جس چیز کو زیادہ پسند کیا ہے وہ واقعی بہت اعلیٰ درجہ کی ہے اور سب چیزوں سے افضل اور بندے کے لئے مفید ہے۔ مگر بہت لوگ ہیں جو مذہب کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے پھر اس سے غافل ہوتے ہیں۔ اور دنیا کی محبت ان کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ اور وہ دنیا کی خاطر دین کو قربان کر دیتے ہیں۔

فرق مراتب

دنیا کی اشیاء میں بھی فرق ہوتا ہے ایک کو ایک چیز زیادہ پسند ہوتی ہے۔ اور دوسرے کو دوسری چیز۔ بعض لوگ علوم دنیاوی کو ہر ایک چیز پر مقدم کرتے ہیں بعض کو مال سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے بعض کو عزت۔ مثلاً اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ تو ہزار روپیہ لے لے اور بازار میں جوتیاں کھالے تو وہ کبھی پسند نہیں کریگا۔ بعض کو آرام زیادہ پسند ہوتا ہے۔ اور اکثر لوگ آرام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ طالب علم بے شک آرام قربان کرکے علم حاصل کرتا ہے مگر اصل منشاء یہ ہوتا ہے کہ تھوڑا آرام قربان کرکے زیادہ آرام حاصل کرے۔ لیکن ان تمام دنیاوی نعمتوں سے زیادہ دین ہے ان اشیاء میں سے انسان اپنی خواہش کے مطابق چن سکتا ہے مگر دین کو مقدم کرنا اس کا فرض ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ انسان اپنی تمام توجہ دنیا ہی میں خرچ نہ کرے بلکہ دنیا کی طرف بھی توجہ کرے مگر دین کی طرف زیادہ۔

دین و دنیا کا مقابلہ

کوئی نہیں کہتا کہ دنیا کو بالکل چھوڑ دو۔ دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے۔ آپ کے اپنی بیویوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ رشتہ داروں سے ملتے اور اظہار محبت کرتے تھے۔ کچھ وقت ان کاموں میں بھی صرف کرتے تھے۔ یہ کام دنیاوی ہیں۔ دینی نہیں۔ اور کوئی بھی نہیں جس نے اپنا کچھ نہ کچھ وقت دنیا کے معاملات میں نہ لگایا ہو۔ اور یہ کوئی عیب نہیں۔ بلکہ ایک حد تک ان معاملات میں وقت لگانا ضروری ہے۔ اور اگر ان امور میں وقت صرف نہ کیا جائے اور ہر وقت نمازیں ہی پڑھی جائیں اور روزے رکھے جائیں تو شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک شخص ہمیشہ روزے رکھا کرتا تھا۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کا ایک خاص حصہ ہے جس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں۔ نماز دین ہے لیکن سورج جس وقت چڑھ رہا ہو۔ یا سورج عین سر پر ہو نماز پڑھنا انسان کو شیطان بنا دیتا ہے۔ اس سے اسلام کا منشاء ہے کہ انسان کا کچھ اوقات نمازوں سے فارغ بھی رہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ بھی قدرت کے احکام ہیں جن کا پورا کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس کے باوجود جس وقت دین اور دنیا کا مقابلہ ہو۔ اس وقت دنیا سے خواہ کتنی ہی محبت ہو مومن کا فرض ہے کہ ثابت کر دے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور اس وقت دین کے لئے جو بھی قربانی کرنی پڑے وہ کر دے۔

روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت امام حسن نے حضرت علی رض سے کہا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے فرمایا ہاں۔ پھر کہا کہ خدا سے بھی محبت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا یہ تو شرک ہو گیا۔ حضرت علی رض نے جواب دیا کہ نہیں جس وقت تمہاری محبت خدا کی محبت کے مقابلہ میں آجائے گی۔ اس وقت میں تمہیں چھوڑ دونگا۔ اس کے معنے ہیں کہ دنیا میں بھی انسان کو وقت لگانا چاہئے۔ لیکن جب دنیا دین کے مقابلہ میں آجائے تو پھر دنیا کو بالکل چھوڑ کر دین کا پہلو اختیار کر لینا چاہئے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر ایک شخص کو کوئی دنیاوی تکلیف پہنچتی ہے یا نقصان ہوتا ہے اور اس کو دین پر شبہ ہوتا ہے یا کسی بڑے شخص سے لڑائی ہوتی ہے۔ تو اس لڑائی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے دعوے پر شک ہونے لگتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ایسے شخص نے دین کو دین سمجھ کر نہیں مانا تھا اور اس کا دیندار ہونے کا خیال غلط خیال تھا۔

معاملہ سٹور

میں نے یہ تمہید ایک خاص واقعہ کے متعلق بیان کی ہے۔ جو میں اب بتانا چاہتا ہوں۔ اور جس کے متعلق مجھے افسوس بھی ہے ممکن ہے بعض لوگ یہ کہیں کہ اسکو ظاہر کیوں کیا گیا۔ مگر میرا یہ خیال نہیں۔ جب لوگوں کا حق ہے تو پھر اسے کیوں چھپایا جائے۔ وہ سٹور کا معاملہ ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے یہاں ایک اسٹور قائم کیا گیا تھا۔ جماعت کے کچھ افراد نے اس میں روپیہ دیا تھا۔ مگر اسمیں ایک حد تک بعض لوگوں کی بے احتیاطی سے یا قانون کے نقص سے نقصان ہوا ہے۔ (جب تک کسی کی بددیانتی ثابت نہ ہو میں اسے بے احتیاطی ہی کہونگا) اسوقت جو نفع ہوا ہے اگر اس کو ملایا جائے تو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اگر اس نفع کو نفع ہی سمجھا جائے تو گھاٹا ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لوگوں میں کم ہمتی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ پہلی کوشش ہی میں اگر نقصان ہو تو اس سے کئی لوگوں کے حوصلے گر جاتے ہیں۔ اور ایک کھلا کھلا نقصان یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں بھی کچھ لوگوں کو ٹھوکر لگی ہے۔

ایک خط

میرے نام ایک خط آیا ہے جسمیں لاہور کے کسی شخص کا نام ہے۔ گو میں خیال کرتا ہوں کہ اسمیں کسی قادیان کے شخص کا بھی دخل ہے۔ لفافہ پر پہلے ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھا ہے۔ اور پھر اسکو کاٹ کر میرا پتہ لکھا گیا ہے۔ اور پھر ایڈیٹر اہل حدیث کو یہ لکھا ہے کہ اس خط کو فوراً چھاپ دیں۔ اور اگر اس پر کچھ اعتراض ہو تو میں اس کا ذمہ وار ہوں۔ اور میں اسکا جواب دونگا۔ یہ بات کہ یہ کسی احمدی کہلانے والے کا ہے اس سے معلوم ہوتی ہے کہ میرا نام خلیفۃ المسیح لکھا ہے اور پھر میری طرف لکھا ہے کہ میں اہل حدیث کو یہ خط بھیجنے لگا تھا۔ مگر آپ کو پہلے اس لئے بھیجتا ہوں کہ جماعت کی بدنامی نہ ہو۔ اور پھر اہل حدیث کے نام جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ یہ قادیانیوں کی دیانت کا حال ہے جو دنیا میں بڑے بڑے دینداری کے دعویدار ہیں اس کے بعد اس نے پہلے میری سٹور کے متعلق سفارش نقل کی ہے۔ کہ جہاں تک میرا علم ہے سٹور کے کارکن دیانتدار ہیں۔ اس کو نقل کرکے کہا ہے کہ یہ ایک چندہ تھا۔ جب روپیہ لوگوں نے دیا تو پھر روپیہ کھانا شروع کر دیا۔ اور کھاتے کھاتے یہاں تک پہنچایا کہ ساٹھ ہزار میں سے صرف ۱۸ ہزار باقی رہ گیا (یہ بات بالکل غلط ہے نقصان کم ہے اور سرمایہ زیادہ ہے) جو زمین سٹور کی باقی ہے وہ ایسی ہے کہ اسمیں ہڑ (سیلاب) آتا ہے۔ یہ اس لئے کہ حصہ داران اسمیں ڈوب مریں۔ پھر اس قسم کے اور لطائف لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ کیوں نہ گھاٹا ہوتا۔ یہ لوگ اس طرح سے روپیہ کھاتے رہے اپنے مال اور دوکانیں تیار کرتے رہے۔ پھر لکھا ہے کہ گھاٹا آنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ کیونکہ جس نرخ پر اشیاء خریدتے تھے اس سے زیادہ نرخ پر بیچتے تھے۔

خط نویس کی دھمکی اور اس کا اثر

میں جہاں تک سمجھتا ہوں ۔ مضمون لکھنے والے کا منشا یہ تھا کہ وہ اہل حدیث کو یہ مضمون بھیجے بلکہ اس نے یہ خط میرے ہی نام لکھا تھا اور اہلحدیث کا نام لکھ کاٹ دینے کی یہ وجہ ہے کہ اس کے خیال میں جب ہم اہلحدیث کا نام لکھا دیکھینگے تو کانپ جائینگے ۔ اور سمجھیں گے کہ اگر یہ خبر شائع ہو گئی تو ہمارا کاروبار درہم و برہم ہو جائیگا ۔ لیکن خواہ اسکی کچھ نیت ہو مگر اب یہ واقعہ ضرور ایڈیٹر اہل حدیث کو اس خطبہ کے ذریعے انشاء اللہ پہنچ جائیگا ۔ اور اس سے اس خط لکھنے والے کو بھی تسلی ہو جائیگی ۔ اور اس کا یہ بہار بھی ٹوٹ جائیگا کہ اگر ایڈیٹر اہل حدیث کو یہ خبر پہنچ جائے تو خبر نہیں کیا ہو جائیگا۔

سٹور کے معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی پوزیشن

میں اسکا کو علی الاعلان سناتا ہوں تاکہ اہل حدیث کو بھی پہنچ جائے اور اس شخص کا دل خوش ہو جائے ۔ اصل جھگڑے کا فیصلہ تو حصہ داران سٹور کرینگے میں انکی رائے پر اثر نہیں ڈالتا اس معاملہ کو وہ خود طے کرینگے لیکن ان امور پر جو میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں یا سلسلہ پر اثر ڈالتے ہیں ان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ اس خط میں اول میری سفارش نقل کی ہے میں نے اسمیں لکھا ہے کہ میرے نزدیک سٹور کا کام جن لوگوں نے شروع کیا ہے وہ دیانتدار ہیں اس عبارت پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے اسمیں کوئی اعتراض نظر نہیں آتا ۔ اسمیں کیا شک ہے کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں جب میں کوئی رائے دیتا ہوں تو وہ ان واقعات کی بنا پر ہوتی ہے جو میرے سامنے ہو رہے ہیں گو میں ان کو اب بھی دیانتدار ہی سمجھتا ہوں جب تک انکی بددیانتی ثابت نہ ہو جائے

بشریت انبیاء کو بھی جدا نہیں ہوتی

لیکن میں پھر بھی کہتا ہوں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں ۔ ضروری نہیں کہ میں کسی کی نسبت کوئی رائے دوں تو وہ ضرور درست ہو ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون انسان ہو سکتا ہے مگر آپ بھی دنیاوی امور میں اپنی رائے کو حتمی نہ قرار دیتے تھے چنانچہ آتا ہے کہ مدینہ کے لوگ کھجور لگا رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ یوں کیوں لگاتے ہو اسطرح کیوں نہیں لگاتے ۔ وہ لوگ اس رائے کو بھی ایک دینی مسئلہ سمجھے اور ساتھ ہی درخت اسی طرح لگا دیئے مگر اس سال پھل نہ آئے پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ۔ اور عرض کیا کہ حضور اس دفعہ تو پھل ہی پیدا نہیں ہوئے ۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو اپنے خیال کے مطابق ایک بات کہی تھی ۔ یہ کوئی مذہبی بات تھوڑا ہی تھی کہ تم ضرور اسکو مانتے میں زمیندار نہیں ہوں تم اپنے دنیاوی امور کو زیادہ جانتے ہو ۔ پس اگر ان کارکنوں کی بددیانتی ظاہر ہو گئے جنکی نسبت میں نے سفارش کی تھی ۔ تو بھی کہا جائیگا کہ وہ میری رائے غلط تھی اور یہ ایسی ہی غلطی ہوگی جیسی کہ رسول کریم سے ہوئی تھی ۔ اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آتے ہیں ممکن ہے کہ میں ایک شخص کی باتیں سنکر اس کے دھوکہ میں آ جاؤں اور اس کے حق میں فیصلہ کر دوں لیکن اس شخص کو اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہئے ۔ کہ میں نے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے کیونکہ وہ آگ کا ٹکڑا ہوگا جو میں اس کو دونگا۔

جب تک بددیانتی ثابت ہو کسی کو بددیانت نہیں کہا جا سکتا

پس اگر کسی شخص کو رسول کریم دیانتدار اور سچا سمجھ سکتے ہیں جو درحقیقت دیانتدار اور سچا نہیں ہے ۔ تو پھر مجھ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ کہ میں بھی کسی شخص کو اچھا سمجھ لوں ۔ اور وہ اچھا نہ ہو میں نے اگر سٹور کے کارکنوں کو دیانتدار لکھدیا ۔ اور اب وہ تحقیقات کے بعد دیانتدار ثابت نہ ہوں تو اسمیں مجھ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے مجھ پر الزام تو تب آسکتا ہے ۔ جبکہ میں خدائی کا دعویدار ہوں اگر تحقیق سے ثابت ہو کہ کسی شخص کی بددیانتی سے سٹور کا نقصان ہوا ہے تو سب سے پہلا شخص میں ہی ہونگا جو کہوں گا کہ مجرم کے خلاف مقدمہ چلا کر اسکو سزا دلوائی جائے ۔ لیکن جب تک وہ بددیانت اور خائن ثابت نہیں ہوں میں انکو ایسا نہیں کہہ سکتا ہاں یہ ضرور کہونگا کہ کچھ غلطی ضرور ہوئی ہے جس کے باعث نقصان ہوا ہے ۔ ورنہ بددیانتی ثابت ہونے تک میں ان کو دیانتدار ہی کہوں گا

سٹور میں نقصان کا سوال!

دوسری بات اس خط میں یہ لکھی ہے کہ گھاٹا ہوا ۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر اپنا روپیہ ہوتا تو اسطرح نہ کیا جاتا ۔ نادان آدمی غلطی میں پڑ کر ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اسکو معلوم نہیں ۔ کہ جن کے سرمائے اپنے ہوتے ہیں ان کو بھی نقصان ہو جایا کرتا ہے ۔ میرے پاس اسٹور کی جو رپورٹ پہنچائی گئی ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام رقم میں سے چوتھا حصہ نقصان ہوا ہے ۔ اور تین حصہ سرمایہ باقی ہے ۔ اور اسکی بہت سی وجہ حساب کی غلطی معلوم ہوتی ہے ۔ حالانکہ جن لوگوں کے اپنے سرمائے ہوتے ہیں ان کو بھی تجارت میں بڑے بڑے نقصان ہو جاتے ہیں۔

ابھی چند دن ہوئے ہیں اخبارات میں ایک تار چھپی تھی کہ ولایت کے دو شخصوں کو جن کا اپنا کاروبار تھا پچیس لاکھ کا سرمایہ تھا ۔ اس قدر گھاٹا پڑا کہ انکا دیوالہ نکل گیا اور ۲۵ لاکھ میں سے صرف سوا لاکھ بچا اگر سرکاری رپورٹوں اور عدالتوں کے ریکارڈوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ لوگوں نے لاکھوں روپیہ کے ذاتی سرمایہ سے کام شروع کیا ۔ اور بالآخر روپیہ میں سے ۲ر باقی رہ گئے پس تجارت میں جسطرح فائدہ ہوتا ہے نقصان بھی ہوتا ہے

تجارت اور انگریز

آج انگریز جو تجارت ہی کے ذریعہ سے ہندوستان کے بادشاہ بنے بیٹھے ہیں ان لوگوں نے بھی تجارت ہی شروع کی شروع میں بہت سے گھاٹے اٹھائے مگر ہمت نہ ہاری اور آخر تجارت نے ان کو یہاں تک پہنچا دیا ۔ تک دلا دی تاجر اپنی ذات کے لئے روپیہ حاصل کرتا ہے ۔ لیکن انہوں نے قوم کے لئے ملک حاصل کیا اگر شروع کی ناکامیوں پر ہمت ہار بیٹھتے تو آج تک اپنے ہی ملک میں بستے اور ننگے بھوکے زندگی بسر کرتے اور ان کے جسموں پر بجائے کپڑوں کے ہرنوں کی کھالیں بشکل سترڈھانکنے کے نظر آتیں اور انکی حالت ہندوستانیوں سے بھی بدتر ہوتی ۔ کیونکہ ہندوستان میں زراعت کثرت سے ہوتی ہے جس سے لوگ اپنا بھی پیٹ بھرتے ہیں ۔ اور باہر بھی غلہ بھیج دیتے ہیں مگر ان کے ملک میں اتنی زمین بھی نہ تھی کہ جس کی پیداوار ان کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہوتی ہے اس نقصان کا نام تو اس نے خرابی رکھدیا لیکن امرتسر وغیرہ شہروں میں بڑے بڑے چمڑے کے تاجر ہیں جن کا ذاتی سرمایہ تھا اور ان کے لاکھ لاکھ روپیہ سے پچاس پچاس ہزار باقی رہ گئے ہیں کیا ان کے متعلق بھی کہا جائیگا کہ انھوں نے بددیانتی کی تھی کہ ان کو گھاٹا ہوا۔

کیا مسلمان ابوجہل کو حکم بنا سکتا ہے

وہ شخص جس نے خاکسار الصلح کو خط لکھا چاہا وہ اپنے ایمان کی حالت کو سوچے ۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ رسول کریم کے زمانہ میں دو مسلمان ملکر تجارت کرتے اور اسمیں گھاٹا ہوتا اور ان میں سے ایک ابوجہل کے پاس بغرض فیصلہ مقدمہ لے جاتا ۔ اور ابوجہل سے جا کر کہتا کہ لے ابوجہل دیکھ تیرے محمد کی امت ایسی کوئی واقعہ حدیث میں آتا تو ایسے شخص کے متعلق بتاؤ تم کیا کہتے ایسی روایت کو دیکھ کر جو کچھ اس شخص کو ایک مسلمان سمجھتا وہی ایک سچا احمدی اس شخص کو سمجھے گا ۔

عادات کا اثر کاروبار پر

اصل میں لوگوں کی عادتوں کا بھی کاروبار پر اثر ہوتا ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا زمیندار بھی جو گیہوں کی فصل کاشت کرتے وقت دن رات محنت کرتا ہے۔ اور دو چار بیل بھی رکھتا ہے اور انکو کھلاتا پلاتا ہے اور مہینوں محنت بھی کرتا ہے۔ وہ کم و بیش تمام مصارف ملا کر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے اور بیلوں وغیرہ کے اخراجات پر دو سو روپیہ خرچ کرتا ہے مگر فصل کے کاٹنے پر اسکو دس بیس من بھی دانے آجائیں تو وہ خوش رہتا ہے۔ اور وہ اس بات کا مطلق خیال نہیں کرتا کہ دو سو روپیہ میں سے پچاس روپیہ آئے ہیں۔ لیکن اگر وہی زمیندار دو سو روپیہ تجارت میں لگا دے اور اسکو دس فیصدی گھاٹا آئے تو اس کو بڑا نقصان سمجھے گا۔ اسی طرح اگر تاجر زمین پر اتنا ہی روپیہ خرچ کرے۔ اور اس کو اتنا ہی گھاٹا آئے تو وہ کبھی اس کو برداشت نہ کر سکے گا۔ لیکن تجارت میں اس قسم کے گھاٹوں کی پروا نہیں کرے گا۔ غرض کاروبار پہ عادتوں کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔

کیا نقصان سے ہم دین چھوڑ سکتے ہیں

میں نے بتایا ہے کہ سٹور کی جو رپورٹ مجھے پہنچی ہے اس میں پچیس فیصدی گھاٹا ہے۔ اس کے متعلق تحقیقات ہوگی۔ اگر کوئی بد دیانت ثابت ہوا تو میں کہوں گا جس کا قصور ہے۔ اس کے خلاف بے شک مقدمہ چلاؤ۔ لیکن اس نقصان سے جماعت کے لوگوں میں کم ہمتی پیدا ہو رہی ہے۔ اور پھر بے دینی پیدا ہونا اس سے بھی برا ہے۔ کیونکہ یہ صاف بے دینی ہے کہ اپنے جھگڑے کا فیصلہ ثناء اللہ کے پاس پہنچایا جائے۔

کاروبار سے واقفیت حاصل کرو

کاروبار میں گھاٹے ہوا ہی کرتے ہیں مثلاً جیسا کہ میں نے تاجران چرم کے متعلق بتایا ہے ان کو بھی گھاٹے ہوئے۔ لیکن وہ تجارت کے فن سے واقف ہوگئے ہیں وہ اس قسم کے گھاٹوں سے دل برداشتہ نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ تجارت سے واقف ہیں وہ گھاٹوں کی پروا نہیں کرتے بلکہ الٹا ان کے گھاٹے سے سبق لیتے ہیں۔ اس لئے چاہئے تو یہ تھا کہ اگر گھاٹا ہوا تھا تو اس سے سبق لیتے اور اگر قانون میں نقص تھا۔ تو اس کو دور کرتے عقلمند اگر دیکھتا ہے کہ مکان کے کسی حصہ میں نقص ہے تو وہ سارے مکان کو نہیں ڈھا دیتا۔ بلکہ اس حصہ کی اصلاح کر لیتا ہے۔ دیکھو انگریز لوگ یہاں سے اون لیجاتے ہیں یہاں ٹیکس دیتے ہیں۔ کرایہ ریل اور جہاز دیتے ہیں۔ اپنے ملک میں ٹیکس دیتے ہیں۔ پھر اپنے کارخانوں میں یہاں کی نسبت زیادہ اجرت دیکر .... بڑے مصارف کے بعد کپڑا تیار کر کے یہاں لاتے ہیں اور پھر اپنے مصارف کثیرہ کے بعد یہاں کپڑے کو اتنا سستا بیچتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں اتنا سستا تیار نہیں ہو سکتا۔ اسمیں یہی راز ہے کہ وہ لوگ تجارت کے کاروبار سے واقف ہوگئے ہیں۔

خطبہ کا خلاصہ

بالآخر میں کہتا ہوں کہ دین اور دُنیا میں جو مراتب ہیں اُن کو ملحوظ رکھنا چاہئے دُنیا کی طرف توجہ کرنی چاہئے مگر اسقدر نہیں کہ دُنیا کی خاطر دین بھی تباہ ہو جائے اور دُنیا ہی دُنیا انسان کے دل پر مستولی ہو جائے۔ بغیر تحقیقات کے میں ان لوگوں کو خائن نہیں کہہ سکتا جب تحقیقات ہو تو اگر کسی کا جرم ثابت ہو اسکو سزا دیجائے۔ ہاں میں نے اگر ان کو دیانتدار کہا اور وہ تحقیقات کے بعد بد دیانت ثابت ہوں تو اس سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوگا کہ میری رائے صحیح نہ تھی اور میں عالم الغیب نہ تھا۔ اور یہ بات میرے درجہ کے کم کرنے والی نہیں ہے میرے آقا اور میرے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی جو بشریت تھی وہ مجھ میں کیوں نہ ہو مجھ میں تو اُن سے لاکھوں گنے زیادہ ہونی چاہئے۔ اس خط کے مضمون میں اس قسم کے اشارات ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہ خط قادیان ہی کا ہے کیونکہ اسمیں خاص اشخاص کیطرف اشارات بھی کردئے ہیں اور بعض کے نام بھی لئے گئے ہیں۔ اگر یہ خط قادیان کا نہیں ہے۔ تو کم از کم قادیان سے یہ خیالات پہنچائے گئے ہیں۔ یہ ایک کمزوری کی بات ہے دین و دُنیا میں فرق کرو۔ یہ سچ ہے کہ نقصان سے تو عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ دُنیا کی خاطر دین ضائع کردو۔ اللہ تعالےٰ دین و دُنیا کے فرق کو سمجھنے کی توفیق دے۔

نقصان شرارت ہی سے نہیں ہوا کرتے

یاد رکھو کہ ہر ایک کام خیانت اور شرارت سے ہی خراب نہیں ہوا کرتا بہت سے کام محض ناواقفی اور قوانین کے نقص یا بے احتیاطی سے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ تجارت میں کئی کروڑ پتی ایسے بھی ہوئے ہیں کہ گھاٹا پڑا اور روٹی کے محتاج ہوگئے حالات بدلنے سے لوگوں کی حالت متغیر ہو جاتی ہے جرمن کے ایک شخص نے اشتہار دیا کہ مجھے ایک عام کام کرنیوالی عورت کی ضرورت ہے بہت سی درخواستیں آئیں انمیں ایک شہزادی کی بھی درخواست تھی۔ اسی نے کوئی سٹور میں روپیہ ڈالا تھا۔ اور اسمیں کسی نے خیانت کی تھی۔ پس یہ گھاٹا شامت اعمال سے ہے۔ اور اس شخص کو یا ایسے اشخاص کو جن کا دین گھاٹے کی وجہ سے متزلزل ہو استغفار کرنا چاہئے اور خدا کے حضور جھکنا چاہئے اور وہ طریق نہ اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے دین کا بھی نقصان ہو۔ بلکہ اس واقعہ سے سبق لیکر وہ رویہ اختیار کرنا چاہئے کہ آیندہ نقصان نہ ہو۔

مکتوب امام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ افسر ڈاک)

تکمیل وصیت کی ضرورت

ایک دوست نے لکھا کہ ایک احمدی موصی فوت ہوگئے ہیں ان کے رشتہ دار غیر احمدی ہیں جو وصیت پر عمل کرنے میں مخل ہیں۔ افسر مقبرہ بہشتی کو لکھا گیا کہ ان کی نعش مقبرہ مذکور میں پہنچائی جاوے جس کا جواب ملا کہ جب تک وصیت پوری نہ کردی جاوے اُسپر عملدرآمد نہیں ہو سکتا۔ اس جواب نے بعض کمزور احمدیوں کو فتنہ میں ڈالا ہے حضور اس کے متعلق انتظام فرما دیں۔

حضور نے جواب میں فرمایا جب تک وصیت کی تکمیل نہ ہو جاوے نعش دفن کرنے کا قاعدہ نہیں جس شخص کے رشتہ دار غیر احمدی ہوں یا اسکی جائداد اسکی ملکیت نہ ہو وہ یا تو ہبہ کردے یا پہلے مالکوں کو رضامند کرے۔ ایسی جائداد جو ملکیت کے لحاظ سے کسی اور کی ہے اسکی وصیت کا کیا مطلب ہوا۔ بہشتی مقبرہ کی غرض تو یہ ہے کہ اسمیں ان لوگوں کو دفن کیا جاوے جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ بڑے مخلص ہیں اور دین کے لئے سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ اب جو شخص ایسا مال دیتا ہے جو انجمن لے نہیں سکتی یہ کونسی قربانی ہے۔ اگر انجمن اسطرح نالش کیا کرے تو سارا وصیت کا روپیہ مقدمات پر ہی خرچ ہو جاوے۔ پس میں نے فیصلہ کردیا ہے کہ اسی کی وصیت تسلیم کیجاوے جو کہ اپنی جائداد پر قبضہ کروا دے یا اسکی جائداد کا ملنا یقینی ہو۔

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ

پہلے دن (۳۱ راکتوبر) کی کارروائی

حال میں امرتسر میں آریوں سے جو مباحثہ ہوا اس کی مختصر روئداد حسب ذیل ہے۔

شرائط مباحثہ

بتراضی فریقین حسب ذیل شرائط طے ہوئیں:-

شرط اوّل :- دو بحث ہوں گے۔ اول کیا قرآن کریم خدا کی طرف سے مکمل کتاب ہے۔ دوم کیا وید ایشور کی طرف سے مکمل تعلیم ہے۔

شرط نمبر ۲ :- مباحثہ ۳۱ راکتوبر و یکم نومبر ۱۹۲۲ء کو ہوگا۔

شرط نمبر ۳ :- وقت مباحثہ ہر روز تین گھنٹہ ہوگا۔ جس کی ابتداء سات بجے شام سے ہوگی۔

شرط نمبر ۴ :- ۳۱ راکتوبر کو پہلا بحث ہوگا۔ اور یکم نومبر کو دوسرا۔

شرط نمبر ۵ :- وید یا قرآن مجید کو خدا کی طرف سے مکمل تعلیم ثابت کرنے کے لئے ہر ایک فریق کو اپنی اپنی کتاب سے دعویٰ اور دلائل پیش کرنے ہونگے۔ دعویٰ اور دلائل پیش کر چکنے کے بعد تائید کے طور پر فریق مخالف کی مسلمہ کتب کو بھی پیش کر سکتا ہے۔

شرط نمبر ۶ :- مسلمہ کتب مندرجہ ذیل ہونگی۔ آریہ سماج۔ چاروں وید سنگھتا اور رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ ویدوں کے مطابق ہونے پر مانتا ہے۔ اور سوامی دیانند رشیوں میں شامل کیا۔ جماعت احمدیہ کو قرآن مجید اور اس کے مطابق جو کتاب ہو مسلم ہے۔

شرط نمبر ۷ :- تقسیم اوقات ہر دو دن مندرجہ ذیل طریق پر ہوگی۔ مدعی پہلے آدھ گھنٹہ میں اپنے دعویٰ اور دلائل کو شرط نمبر ۵ کے ماتحت پیش کریگا۔ پھر فریق ثانی آدھ گھنٹہ میں اس کے دعویٰ اور دلائل اور کتاب کی تردید کریگا۔ اس کے بعد دو دو تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی ہونگی۔ پھر دو دو بارہ بارہ منٹ کی اور آخری بیان بارہ منٹ میں مدعی کا ہوگا۔

شرط نمبر ۸ :- جلسہ کا انتظام اور حفظ امن کی ذمہ داری بذمہ آریہ سماج ہوگی۔

شرط نمبر ۹ :- پریذیڈنٹ آریہ سماج کا ہوگا جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ شرائط کے مطابق مباحثہ چلائے۔ اور خلط مبحث نہ ہونے دیوے۔ اگر کوئی شکایت مناظرہ کے دوران میں جماعت احمدیہ کو پیدا ہو۔ تو ان میں سے ایک آدمی پریذیڈنٹ کو توجہ دلانے کا حق رکھتا ہو۔

شرط نمبر ۱۰ :- فریقین کو الزامی جواب دینے کا حق نہ ہوگا۔

شرط نمبر ۱۱ :- اگر کوئی مناظر حوالے وغیرہ پڑھنے سے قاصر ہو۔ تو دوسرا سے پڑھوانے کی اسے اجازت ہوگی۔

شرط نمبر ۱۲ :- جو وقت مناظروں کی تقریروں کے علاوہ صرف ہوگا وہ مباحثہ کے وقت میں شامل نہ ہوگا۔

پریذیڈنٹ کی تقریر

حسب قرارداد ۳۱ راکتوبر کی شام کو پونے سات بجے ہم مقام مباحثہ میں پہنچ گئے۔ پریذیڈنٹ کنور سکھ لال صاحب تھے۔ انہوں نے پہلے شرائط سنائیں۔ اور شرائط کی عمدگی کی داد دی۔ خصوصاً شرط نمبر ... کے متعلق کہا۔ کہ یہ شرط بہت اچھی ہے۔ جس سے طرفین کا مقصد اظہار حق ثابت ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے الہامی ہونے کے معیار

ساڑھے سات بجے مباحثہ شروع ہوا۔ پہلے بحث کے چونکہ ہم مدعی تھے۔ اس لئے ہماری طرف سے استاذی المکرم حافظ روشن علی صاحب نے تقریر شروع کی۔ آدھ گھنٹہ کی تقریر میں قرآن کریم کو الہامی و مکمل ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل معیار پیش کئے۔

(۱) مکمل کتاب وہ ہو سکتی ہے جو ضروریات مذہب کے متعلق دعوےٰ بھی خود بیان کرے اور دلیل بھی خود دے۔

(۲) وہ کسی ایسی زبان میں ہونی چاہئے۔ جو زندہ ہو۔

(۳) اس کی مثال لانے پر بشر قادر نہ ہو۔

(۴) اس کا محافظ خود خدا ہو۔ تاکہ اس کی تحریف و تبدیل پر بشر قادر نہ ہو سکے۔

(۵) خدا کے متعلق ایسی صفات کاملہ کا بیان کرے۔ کہ جس کی وجہ سے اس کی محبت اور اس کا خوف دل میں بیٹھے۔

(۶) وہ کتاب ایسے وقت میں نازل ہو۔ جبکہ دنیا میں عام بگاڑ ہو۔

(۷) وہ کتاب جلدی ہی دنیا میں پھیل جاوے۔

(۸) وہ ایسی کتاب ہو۔ کہ اس کا لانے والا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور اس کی صحبت میں رہنے والے بھی اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہوں۔

(۹) وہ کتاب شرک کی تعلیم نہ دیوے۔

(۱۰) ایسی تعلیم کو جس پر سب عمل کر سکیں۔

ان معیاروں کو قرآن شریف کی آیتوں سے خوب مفصل پیش کیا۔ اور ثابت کر دکھایا۔ کہ قرآن شریف ان معیاروں پر پورا اترتا ہے۔

آریہ مناظر کے اعتراض

آدھ گھنٹہ کے بعد آریہ مناظر کی باری آئی۔ جن کا نام ٹھاکر امر سنگھ ہے۔ انہوں نے اس تقریر پر حسب ذیل اعتراض پیش کئے۔

(۱) قرآن شریف کا خود دعویٰ ہے۔ کہ وہ ساری دنیا کے لئے نہیں۔ کیونکہ اس میں ہے۔ کہ مکہ والوں اور اردگرد والوں کو ڈرا۔

(۲) خدا کے متعلق جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس کے برابر کا کوئی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے چھوٹے اور بڑے ہو سکتے ہیں۔

(۳) خدا تعالےٰ اپنی پنڈلی کھولیگا۔

(۴) اس کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔

(۵) خدا خود گمراہ کرتا ہے۔

(۶) خدا خود شرک کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسے آدم کو سجدہ کا حکم دیا۔ اور کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو ملایا جاتا ہے۔

(۷) مسلمانوں کا نمونہ کابل کے لڑکوں کو دیکھو۔ کہ داڑھیاں منڈواتے ہیں۔

(۸) قرآن کی مانند فیضی نے قرآن بنایا۔

(۹) جہاں چھ مہینے کی رات اور دن ہوتا ہے۔ وہاں پر لوگ کیسے روزہ رکھ سکتے ہیں۔

(۱۰) قرآن محرف و مبدل ہے۔ شیعہ لوگوں سے پوچھو۔

(۱۱) قرآن غیر مکمل ہے۔ ورنہ دادی سے نکاح کی حرمت بتاؤ۔ روح کی تعریف دکھاؤ۔ قیامت کی تاریخ بتاؤ۔

(۱۲) قرآن میں خلاف عقل باتیں ہیں۔ سورج کو کیچڑ میں ڈوبنے والا قرار دیا ہے۔

(۱۳) قرآن کے لانے والے کا نمونہ اچھا نہیں۔ بیٹے کی بیوی سے شادی کی۔ چار سے زیادہ بیویاں کیں۔ لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک سے گنہگار ثابت ہوا۔

(۱۴) قرآن اپنے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔ صلح و آشتی نہیں چاہتا۔

یہ ان اعتراضوں کا خلاصہ ہے۔ جو آریہ مناظر نے اپنی مختلف باریوں میں کئے۔

اعتراضات کے جوابات

حافظ صاحب نے جو جوابات دئے ان کو بطور اختصار بیان کرتا ہوں۔

پہلے اعتراض کے جواب میں فرمایا۔ کہ مکہ کے ارد گرد کے لفظ میں تمام دنیا آگئی۔ اور دوسری آیتوں میں وضاحت سے بیان ہے۔ کہ رحمۃ للعالمین۔ لیکون للعالمین نذیرا۔ رسول اللہ الیکم جمیعا۔ اور لانذرکم بہ ومن بلغ۔ رسول کریم کو فرمایا گیا ہے۔ کہ تو سارے جہان کے لئے رحمت سارے جہان کو ڈرانے والا۔ سب انسانوں کی طرف رسول ہے۔ اپنی زندگی میں موجودہ لوگوں کو اور آئندہ آنے والوں کو اس قرآن کے ساتھ ڈرانے والا۔ دوسرے اعتراض کے جواب میں فرمایا۔ یہ آریہ مناظر کی خوش فہمی ہے۔ برابری سے یہ مطلب ہے۔ کہ اس کی صفات جیسا کوئی کمال اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور وہ سب کمال اپنے اندر رکھتا ہے۔ جب اس سے بڑھ کر کوئی ہو نہیں سکتا۔ تو چھوٹوں کا ذکر ہی کیا۔ قل ھو اللہ احد میں اللہ کو ایک ہی ثابت کیا گیا ہے۔ تیسرے اعتراض کے جواب میں فرمایا۔ قرآن میں کہیں نہیں لکھا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولیگا۔ یہ ایک آیت کے مفہوم کو بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ یوم یکشف عن ساق۔ کہ پنڈلی ظاہر کی جاویگی۔ اور ساق سے عربی زبان میں شدۃ بلا مراد ہوتی ہے۔ (۴) کہ فرشتوں کا لفظ قرآن میں نہیں۔ مراد اس سے اس کی آٹھ صفات ہیں۔ جن میں سے چار کا ذکر سورہ فاتحہ میں ہے۔ (۵) خدا تعالیٰ گمراہ بطور سزا کے کرتا ہے۔ جب آدمی حواس خداداد سے کام نہ لے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی طاقت سلب کر دیتا ہے۔ جیسے کہ ہندوؤں میں سے کئی ہیں۔ جو اپنے بازو بے کار کر لیتے ہیں۔ (۶) کلمہ میں محمد رسول اللہ صلعم کے رسول اور بندے ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اور یہ شرک نہیں۔ اور آدم کو بھی سجدہ کرنے کا حکم نہ تھا۔ بلکہ آدم کی وجہ سے خدا کے آگے شکریہ کے طور پر سجدہ کا حکم تھا۔ یا مراد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ (۷) قرآن نے جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کا ہے جو رسول اللہ کے ساتھی تھے۔ جیسے معہ کے لفظ سے ظاہر ہے۔ والذین معہ اشداء علی الکفار میں بتایا گیا ہے۔ نہ آجکل کے لوگ۔ (۸) سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ چھ مہینے کے رات اور دن سے یہ مراد نہیں۔ کہ ان کو اوقات کا پتہ نہیں لگتا۔ روشنی ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ سورج نہیں نکلتا۔ ورنہ وہ لوگ اپنی مزدوریوں اور تنخواہوں کا کیا کرتے ہیں۔ اور حمل والیاں کونسے نو مہینے پورے کرتی ہیں۔ کیا ان کے مہینوں کے دن بھی وہاں چھ چھ مہینے کے ہوتے ہیں۔ اور ان کی عمروں کا حساب بھی انہیں دنوں کے مہینوں اور سالوں سے ہوتا ہے۔ جب یہ کام سب چل رہے ہیں۔ تو ... کی کیا مشکل ہے۔ (۹) فرمایا قرآن کے مانند فیضی نے قرآن نہیں بنایا۔ اور نہ اس نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس کو قرآن کہنے والے کو لیکھرام نے جاہل کہا ہے۔ فیضی مسلمان اور خادم قرآن تھا۔ اس نے ایک تفسیر قرآن کی لکھی ہے۔ جس کے الفاظ بے نقط ہیں۔ اور بے نقط کلام لکھنے والے اس سے پہلے بھی ہوئے۔ اور بعد میں بھی ہوئے۔ جنہوں نے نظمیں اور نثریں لکھیں۔ (۱۰) شیعہ لوگوں کے نزدیک سوائے اس قرآن کے اور کوئی قرآن نہیں جو دعوے کرتا ہے وہ ثبوت پیش کرے۔ (۱۱) قرآن مکمل ہے۔ دادی نانی سے نکاح کی حرمت حرمت علیکم امھاتکم والی آیت میں موجود ہے۔ عربی لغت میں اُمّ والدہ کو کہتے ہیں۔ چاہے قریبہ ہو یا بعیدہ۔ یہانتک کہ حوّا آدم کی بیوی کو بھی ام کہتے ہیں۔ تو دادیاں نانیاں سب آگئیں۔ اور روح کے متعلق قرآن نے مخلوق ہونا۔ قابل علم ہونا بتایا ہے۔ اور روح کے لئے قرآن میں روح اور نفس دونوں لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو صفات انسانی قرآن میں بتائی گئی ہیں وہ سب روح کی ہیں۔ جیسے امّارہ۔ لوّامہ مطمئنہ ہے۔ اور قیامت کے متعلق جو کہا گیا ہے۔ اس کے لئے واضح ہو۔ کہ قیامت کی تعیین مذہب کے لئے ضروری نہیں۔ مذہب کے لئے یہی ضروری ہے۔ کہ قیامت کا عقیدہ بتا دے۔ اور ثابت کر دے۔ قیامت کی تاریخ کی تعیین خوف بیجا وامید بیجا پیدا کرتی ہے۔ جنہوں نے دور سمجھی وہ نڈر ہو گئے۔ اور جنہوں نے قریب جانی وہ زیادہ خائف ہوئے۔ (۱۲) خدا تعالیٰ نے کہیں نہیں کہا۔ کہ سورج کیچڑ میں ڈوبتا ہے۔ بلکہ ذوالقرنین کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ وہ ایسی جگہ پہنچا۔ کہ جہاں اسے کیچڑ میں ڈوبتا ہوا نظر آتا تھا۔ (۱۳) زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلبی بیٹا نہ تھا۔ لے پالک تھا۔ اور مسلمانوں کے نزدیک غیر کا نطفہ اپنا بیٹا نہیں بنتا۔ بلکہ غیر کا نطفہ لینے والی عورت زانیہ ہوتی ہے۔ اور لڑکا حرامی۔ اور یہ مسلمانوں میں جائز نہیں۔ اور چار بیویوں سے زیادہ کی اجازت قرآن میں نبی کریم کیلئے موجود ہے۔ جیسے فرمایا۔ یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی اٰتیت اجورھن۔ اور آنحضرت کو زیادہ بیویوں کی ضرورت اس لئے تھی۔ کہ عورتوں کے لئے زیادہ معلمہ پیدا کریں۔ اور بیوگان سے شادی نہ کرنے کا رواج باطل کریں۔ اور بیوگان کی حفاظت کریں۔ اور لیغفر لک اللہ والی آیت میں گناہوں سے مراد آنحضرت کے گناہ نہیں۔ بلکہ لوگوں کے گناہ اور ظلم ہیں۔ جو انہوں نے آنحضرت پر کئے۔ فتح مکہ کے وقت وہ لوگ مسلمان ہوئے۔ اور ان کو گناہوں کی معافی دی گئی۔ اور اس معافی کا باعث آنحضرت صلعم ہوئے۔ (۱۴) اس آیت کے ماقبل اور مابعد دیکھنے سے ظاہر ہے۔ کہ مشرکین کفار نہیں سے وہ مراد ہیں جو عہد شکن تھے۔ نہ کہ مطلق۔ اور عہد شکنوں کی یہی سزا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور بھی کئی سوالات و جوابات ہوئے۔ مگر خلاصہ کے طور پر یہی درج کئے گئے ہیں۔ جوابات نہایت مفصل تھے۔ مباحثہ نہایت امن سے ختم ہوا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کا مجمع کثیر تھا۔ جو چار پانچ ہزار کا اندازہ کیا جاتا تھا۔ ہندوؤں کی بہت سی عورتیں بھی شامل تھیں۔ اختتام پر دوسرے دن کے مباحثہ کا اعلان پریذیڈنٹ کی طرف سے کیا گیا۔ اور عام طور پر لوگوں کو آنے کی دعوت دی گئی۔ (باقی آئندہ)

غلام احمد (مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود

پر

مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات کے جواب

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون زیر عنوان "مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود" مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ گو اس کے ابتداء میں انہوں نے لکھ دیا ہے۔ کہ "یہ مضمون مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے جواب میں ہے" مگر اس میں چونکہ سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر اعتراض کئے گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کا جواب دیا جائے۔

مسئلہ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ "صاف اعتراف ہے (احمدیوں کی طرف سے) کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید متقدم ہے۔ پس بحکم الفضل للمتقدم کے وفات مسیح سے جو تمغہ مسیح موعود بننے کا ملنا تھا وہ سر سید احمد کو ملنا چاہیئے تھا!!"

اگر الفضل کے تقدم کا یہی مطلب ہے جو مولوی صاحب نے سمجھا تو میں مولوی صاحب سے دریافت کرونگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے جس وقت جب کہ بت پرستی زوروں پر تھی۔ اور لوگ شرک میں منہمک تھے۔ اسوقت آپ نے توحید کی تعلیم فرمائی اور ایک خدا کی پرستش کی تحریک کی۔ آپ کے سچے ہونے کی دلیل ہے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے جب کہ توحید کی آواز آپ سے پہلے کئی لوگ بلند کر چکے اور شرک سے بیزاری کا اظہار کرتے تھے چنانچہ امیہ بن ابی صلت اور زید بن عمرو بن نفیل وغیرہ ہنوں نے توحید کا اظہار کیا چنانچہ زید بن عمرو بن نفیل ان شعروں میں توحید کا اظہار کرتا ہے کہ

أربا واحدا أم الف رب أدين اذا تقسمت الامور
عزلت اللات والعزى جميعا كذلك يفعل الجلد البصير
فلا عزى أدين وابنتيها

مولوی ثناء اللہ صاحب بتلائیں کہ کیا توحید کے اظہار میں معاذ اللہ زید بن عمرو بن نفیل اور امیہ بن ابی صلت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس لئے فضیلت ہے کہ انہوں نے آپ سے پہلے توحید کا اقرار کیا یا آپ کو ان پر فضیلت ہے کیا ہی عجیب بات ہے کہ امیہ بن ابی صلت نے بھی آنحضرت صلعم کے دعوے پر یہی کہا تھا۔ جو مولوی ثناء اللہ نے سیدنا احمد کے متعلق کہا کہ اگر کسی کو نبوت کا مرتبہ ملنا چاہئے تھا تو اس کا مستحق میں تھا کیونکہ پہلے میں نے توحید کا اظہار کیا۔ اور یہی اعتراض عیسائی بڑے زور سے آنحضرت صلعم پر کرتے ہیں کہ توحید جسکو محمد صلعم کی سچائی کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے آپ کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ سے پہلے کئی آدمیوں نے توحید کو ظاہر کیا۔ اس لئے اگر نبوت و رسالت کسی کو ملنی تھی تو ان کو ملنی چاہئے تھی۔ عیسائیوں کا آنحضرت صلعم پر یہ اعتراض اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا حضرت مسیح موعود پر یہ اعتراض بالکل ایک ہی ہے۔ گویا کہ ایک ہی قالب سے ڈھل کر نکلے ہیں اور ضروری تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ کیونکہ آنحضرت صلعم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی (مناسبت تامہ کے طور پر) جوہر کے دو ٹکڑے تھے اس لئے جو جواب عیسائیوں کو ان کے اعتراض کا مولوی صاحب دیتے ہیں یہی جواب آپ کے اس سوال کا معلوم ہوتا ہے۔ تعصب نے مولوی صاحب کو اس قدر اندھا کر دیا کہ روحانی بینائی کا کہیں نام و نشان نہیں رہا۔ مخالفین اسلام کے اعتراض بعینہٖ دوہرا کر ان اعتراضوں کی صحت پر مہر لگا رہے ہیں کیا یہ ایک مولوی اور اہل حدیث فرقہ کی سرداری کے مدعی کے لئے شرم کا مقام نہیں ہے جائے غور ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں لکھا کہ جب کبھی کوئی مصلح دنیا میں آتا ہے تو نیک تحریکیں تیز ہو جاتی ہیں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں بلکہ اسی زمانہ سے کہ وہ بچہ رحم مادر میں آوے پوشیدہ طور پر انسانی قوی کچھ کچھ جنبش شروع کر دیتے ہیں۔ پس جس طرح نبی کریم صلعم کے آنے سے پیشتر ضروری تھا کہ ان خیالات کی تحریک پیدا ہو جاتی جن کی آپ نے اشاعت کرنی تھی۔ اسی طرح ضروری تھا کہ اس زمانہ میں ان خیالات کی تحریک شروع ہوتی جو حضرت مسیح موعود نے پیش کرنے تھے۔ پس جب ایسا ہوا تو یہ آپ کے سچے ہونے کی دلیل ہے نہ کہ آپ کے جھوٹے ہونے کی۔

[illegible] پھر آپ لکھتے ہیں نزول ابن مریم کے متعلق میں عالمانہ رنگ میں تبلیغ کرنا چاہتا ہوں یہ آپ کی عالمانہ تبلیغ بھی سننے کے قابل ہے آپ نے حدیث نزول ابن مریم کو پیش کر کے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو عبارتیں نقل کی ہیں۔ جن کے متعلق میں بتانا چاہتا ہوں کہ کس طرح پر مولوی صاحب نے لوگوں کو دھوکہ دینے اور مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یہودیت کی سیرت اختیار کی ہے آپ حضرت مسیح موعود کی عبارت اس طرح لکھتے ہیں کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ الآیہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا" براہین صفحہ ۴۹۸

دوسرا حوالہ یہ دیا ہے۔ "ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آئے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ (ازالہ)

ان سے آپ حسب ذیل تین نتائج نکالتے ہیں (۱) یہ کہ یہ عبارت مسیح موعود کی شان جلالی کو ظاہر کرتی ہے (۲) اُن کے امکان کا اعتراف ہے (۳) مرزا صاحب جس صورت میں آئے ہیں وہ نزول مسیح کی حقیقت نہیں:-

دعویٰ تو ہمیشہ آپ یہ کیا کرتے ہیں کہ مجھکو مرزا صاحب کی کتابوں کی اس قدر واقفیت ہے۔ اور اُن کے لٹریچر کا اس قدر مطالعہ کیا ہے۔ کہ احمدیوں کو بھی کسی مذہبی انسان کیا ہوگا۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود کی عبارتوں سے وہ مفہوم نکالا ہے۔ جسکو آپ بار بار دہرا چکے ہیں علاوہ ازیں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی عبارتوں میں تحریف کرکے سینہ زوری سے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

پہلا حوالہ جو براہین کا مولوی صاحب نے دیا ہے وہ تو وہ کتاب ہے جسے حضرت مسیح موعود نے دعویٰ مسیحیت سے پہلے لکھا جبکہ آپ دیگر مسلمانوں کے خیال کے مطابق یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ مسیح موعود آسمان سے آئیگا۔ اور اس کے ذریعہ غلبہ کی جو پیشگوئی ہے وہ اسی طرح پوری ہوگی۔ مگر جب آپ کو بارش کی طرح متواتر وحی سے بتلایا گیا۔ کہ آپ ہی وہ آنے والے مسیح ہیں۔ اور مسیح ناصری فوت ہو گئے ہیں۔ تو آپ نے اسی آیت کو وضاحت کے ساتھ اور مدلل طور پر لکھے اور چھاپ دیا۔ اور بتلایا کہ یہ غلبہ جس کی اس آیت میں پیشگوئی ہے وہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔ اور میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ چنانچہ چشمہ معرفت کے صفحہ ۸۳ و ۸۴ و ۹۱ میں آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ۔ اس آیت کو بیان کیا اور اپنے آپ کو اس کا مصداق ثابت کیا ہے۔ اور میں نہیں خیال کر سکتا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس کا علم نہ ہو۔ کیونکہ یہ کتاب تو آریوں سے مباحثہ کرتے وقت انہیں ہمیشہ کام دیتی اور فائدہ پہنچاتی ہے پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اس کا علم نہ ہو خصوصاً جب کہ یہ بھی دعویٰ ہو کہ میرے جتنا مرزا صاحب کا کسی نے لٹریچر نہیں پڑھا۔ سو اگر مولوی صاحب میں کچھ بھی ایمانداری ہوتی تو براہین احمدیہ کے حوالہ کو اس رنگ میں ہرگز پیش نہ کرتے۔ مگر اسی بات کا تو رونا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت ایمانداری کو جواب دے دیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود

پھر ازالہ اوہام سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جس صورت میں مرزا صاحب آئے ہیں۔ وہ مسیح کی حقیقت نہیں ہے۔ اور آنے والے مسیح کا اعتراف ہے۔ گویا کہ آنیوالے موعود مسیح کا حضرت مرزا صاحب اعتراف کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی اس عبارت کے نقل کرنے میں مولوی صاحب نے نہایت ہی بددیانتی سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ عبارت مذکورہ کے سیاق و سباق کو جو ان کے اخذ کردہ نتیجہ کو صاف طور پر رد کرتا تھا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ یہی حوالہ

جس کو پیش کر کے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کے آنیکا اعتراف کرتے ہیں آگے کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ جس مسیح کے تم منتظر ہو یاد رکھو کہ وہ ہرگز نہیں آئیگا اور مجھ کو نعوذ باللہ و حضرت عیسیٰ ڈرانا نظر نہیں آتا کہ وہ لوگ مسیح کو کسی دن حضرت مسیح ابن مریم کو آسمان سے اترتا دیکھینگے اور اپنے متعلق ابھی ازالۂ اوہام میں آپ فرماتے ہیں ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ بعد میں بھی کوئی مسیح آئے اس کے پہلے آپ نے یہ لکھا ہے جیسا کہ لکل دجال عیسیٰ۔ ہر دجال کے لئے عیسیٰ ہے تو اگر کوئی آئندہ مسیح بھی کسی آنیوالے دجال کے لئے عیسیٰ بن کر آئے یعنی ویسی صفات پائے تو آسمیں کوئی حرج نہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ موعود مسیح جسکی خاص طور پر آنحضرت صلعم نے خبر دی ہوئی تھی۔ وہ آپ نہیں اور آپ نے اس سے انکار کر دیا بالکل غلط ہے جو اس عبارت سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا مگر مولوی صاحب نے پہلی عبارت کو دیدہ دانستہ چھوڑ دیا۔ میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ صاف الفاظ میں یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے موعود مسیح آپکو نہیں کہا اور ان حدیثوں کو جنمیں اس موعود کی خبر ہے اپنے پر محمول نہیں کیا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ مسیحیت کیا ہے۔ اور آپ کو یقین ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اسکو ہر ایک اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ تو پھر اس طرح پر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا اور حضرت مسیح موعود کی عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر پیش کرنا خود ہی سمجھ لیں کہ کن لوگوں کی بابت قرآن میں آتی ہے۔

پھر آپ نے حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم نزل فیکم ابن مریم حکما عدلا وامامکم منکم کی تشریح کرتے ہوئے امامکم منکم کے معنی یہ کئے ہیں کہ اس وقت بھی تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ اور اس سے آپ یہ استدلال کرتے ہیں کہ ابن مریم اور ہیں اور امام اور ہیں اور اسکی تائید میں مسلم کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ۔ اس حدیث کے متعلق کچھ لکھنے سے پیشتر میں یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ اگر وامامکم منکم میں واؤ حالیہ ہے۔ جیسے کہ آپ نے ترجمہ کرتے وقت اسکو حال ہی کی بنا پر لیا ہے تو بتلائیں۔ کہ اس کا ذوالحال کون ہے۔ کیونکہ حال کے لئے یہ قاعدہ ہے۔ کہ وکلا یکون لتعیین الفاعل والمفعول (توضیح شرح اوضح المسالک) یعنی حال یا تو فاعل کا ہوگا۔ اور یا مفعول کا۔ پس آپ بتلائیں کہ یہاں کونسا اس فقرہ میں فاعل ہے جسکا اسکو حال ہونا چاہئے۔ اور اگر اس کو آپ عطف کہینگے۔ تو پھر اس کا فعل وہی ماننا پڑے گا۔ جو پہلے آچکا ہے۔ اور وہ نزل ہے اس طرح اس امام کا بھی آسمان سے نزول ماننا پڑے گا۔ اور بڑی مصیبت آپکے گلے پڑ جائیگی۔ پھر جیسے جو ائمہ ہوئے ہیں اور حدیثوں کے شارحین گذرے ہیں۔ وہ بھی یہی معنے کرتے آئے ہیں کہ مسیح ہی امام ہوگا۔ چنانچہ کرمانی کا قول فتح الباری میں جو صحیح بخاری کی معتبر شرح ہے لکھا ہے کہ ومعنی قولہ وامامکم منکم یعنی یحکم بالقرآن لا بالانجیل۔ (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۵۸) کہ وہ قرآن سے فیصلہ کریگا اور انجیل سے نہیں کریگا۔ وقال الطیبی امامکم منکم ای یؤمکم عیسیٰ حال کونہ فی دینکم (عینی جلد ۷ صفحہ ۴۸۵) اور امام طیبی نے امامکم منکم کے یہ معنے کئے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہاری امامت کرائیگا درانحالیکہ وہ تمہارے دین میں ہوگا۔ اسی طرح قسطلانی جو کہ بخاری کی شرح ہے آسمیں بھی یہ معنے لکھے ہیں تو جب اتنے بڑے بڑے شارحین جنکو کہ آپ بھی بڑا مانتے ہیں اس کے یہ معنے کئے ہیں تو پھر آپکا کیا حق ہے۔ کہ اور معنے کریں۔

جس حدیث کو مولوی صاحب نے اپنی تائید میں پیش کر کے کہا ہے کہ یہ ہمارے امامکم منکم کے معنوں پر بڑی زبردست دلیل ہے۔ اور جسے میں پہلے نقل کر دیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اتر یگے تو ان کا امیر کہیگا آئیں اور ہم کو نماز پڑھائیں وہ کہیگا نہیں بعض تمہارے بعض پر امیر ہیں۔ بوجہ اس بزرگی کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت دی ہے۔ اول تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ لفظ امیر سے مولوی صاحب نے وہ امام مہدی جس کے آنے کی پیشگوئیاں ہیں کس بنا پر مراد لیا ہے تخصیص بلا مخصص تو کسی طرح درست ہو سکتی ہے۔ دوسرے صحیح مسلم میں ہی ایک حدیث آتی ہے۔ جو اس حدیث کے ان معنوں کے صریح مخالف اور متعارض ہے کیا مولوی صاحب انمیں کیا تطبیق دینگے وہ حدیث یہ ہے۔ فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوٰۃ فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم فاذا راٰہ عدو اللہ یذوب کما یذوب الملح۔

(ترجمہ)۔ اس اثنا میں کہ وہ لڑائی کی تیاری کر رہے اور صفوں کو درست کرتے ہونگے کہ نماز کا وقت آجائیگا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اترینگے اور انکی امامت کریں گے۔ یہاں صاف اور واضح طور پر آگیا ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ اترینگے۔ تو خود نماز پڑھائینگے اور پہلی حدیث جسکو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے اسمیں ہے کہ جب وہ اترینگے تو خود نہیں پڑھائیں گے۔ اب مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ اس صریح تناقض میں تطبیق دیں۔ سو مسلم کی اس حدیث سے امامکم کے لفظ کے متعلق صاف طور پر یہ بھی پتہ لگ گیا کہ مسیح کے متعلق جہاں کہیں امامکم کا لفظ آیا ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ امامت کریں گے جس سے مولوی صاحب کے یہ معنے بھی باطل ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ تمہاری رہنمائی کریں گے۔ ورنہ اس حدیث میں جسکو اوپر پیش کیا ہے۔ یہ معنے ذرا کر کے تو دکھلائیں چنانچہ اسی وجہ سے قسطلانی شرح بخاری کی پانچویں جلد کے ۲۰۰ صفحہ میں سعد الدین تفتازانی کا قول درج ہے۔ کہ انہ یؤمھم ویقتدی بہ المھدی لانہ افضل فامامتہ اولی کہ مسیح خود امام ہوگا اور مہدی اسکی پیروی کریگا کیونکہ مسیح زیادہ فضیلت والا ہے۔ پس اس کی امامت اولیٰ ہے اور امامکم کے معنے ہی یہ کئے ہیں کہ امامکم فی الصلوٰۃ کہ نماز میں تمہارا امام مسیح امام ہوگا۔ مولوی صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق امام مالک کے قول اور حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کے متعلق لکھا ہے کہ اس کو صحیح سند سے ثابت کرو۔ اس کے متعلق گذارش ہے ہم لوگوں نے امام مالک کا قول اور یہ حدیث اپنے پاس سے نہیں بنائی آپ کی مسلم اور معتبر کتابوں میں ہیں آپ کے نزدیک اگر وہ قول اور حدیث صحیح اور درست نہیں تو آپ اسکی مدلل طور پر وجہ بیان کریں۔ یہ ثابت کرنا آپکے ذمہ ہے نہ ہمارے۔ مگر ثابت کرتے وقت مہربانی کر کے اپنے پرانے وطیرہ کو اختیار نہ کریں کہ کسی کے نصف قول کو تو پیش کر دیں اور باقی اپنے مدعا کے خلاف دیکھ کر ہضم کر جائیں۔

(ظہور حسین مولوی فاضل)

تجارت فضل ہے

۱- کیا آپ کو تجارت کرنے کا شوق ہے۔

۲- کیا آپ کی موجودہ تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوتا۔ اور آپ اپنی آمدنی بڑھانا چاہتے ہیں۔

۳- کیا آپ ملازمت سے تنگ آ کر تجارت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۴- کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ ملازمت بھی رہے۔ اور فالتو وقت میں کوئی ایسا کام مل جاوے جس سے آمدنی بڑھ سکے۔

۵- کیا آپ کی موجودہ تجارت فائدہ مند نہیں رہی۔ اور آپ کسی اور تجارت کی تلاش میں ہیں۔

۶- کیا آپ اپنے اخراجات کم کرنے میں ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔

۷- کیا آپ نے اس پر بھی کبھی غور کیا۔ کہ اخراجات گھٹانے کی بجائے آمدنی بڑھانے کی طرف توجہ کی جاوے۔

۸- کیا آپ اس سوچ میں کئی ماہ تو نہیں گذار دئے۔ کہ تجارت کریں۔ یا نہ کریں۔ اور کریں تو کس قسم کی تجارت کریں۔

غرضیکہ اگر آپ کو تجارت کا شوق ہو۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں ہم لنڈن اور جرمنی سے تاجروں کیلئے ہر قسم کا مال منگاتے ہیں۔ اس لئے ہم آپکو اپنے تجربہ کی بنا پر بتا سکتے ہیں کہ کس قسم کی تجارت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اور آپ کیلئے کس کام میں فائدہ کی امید ہوسکتی ہے۔

برٹش امپورٹ ایجنسی ۳۳ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

کشمیر

کی ان اشیاء کے علاوہ جو کہ پہلے پرچوں میں چھپ چکا ہے

زعفران فی تولہ عبھ۔ اور

گل بنفشہ بہدانہ فی سیر ۱۲ ہوگیا ہے اور

بنفشہ درجہ دوم فی سیر ۶ع

منگوا کر فائدہ اٹھا دیں۔ المشتہر

خاکسار محمد اسمٰعیل آفریدی احمدیہ سپلائنگ کمپنی

سرینگر۔ زینہ کدل۔ کشمیر

یہ ناممکن ہے

کہ آپ مجھ سے اس سیدھی اور صاف بات میں متفق نہ ہوں۔ کہ **شہادت** اگر کسی امر میں کوئی **حیثیت** رکھتی ہے۔ تو وہ انہی بزرگوں کی ہوسکتی ہے۔ جو گھر کے بھیدی ہونے کی وجہ سے مشتہران کے خفیہ در خفیہ حالات سے واقف ہوں۔ ذیل میں ہم اس **زبردست شخصیت** کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جن کا نام نامی ہی زبردست **ضمانت** ہے۔ اور جو بوجہ اس امر کے کہ ہمارے حالات سے خوب واقف ہیں۔ پہلا حق رکھتے ہیں۔ کہ آپ ان کی بات پر کان دھریں۔

"میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر تصدیق کرتا ہوں۔ کہ **خضاب بہار شباب** میں نے واقعی اسم بامسمیٰ پایا۔ صرف پانچ منٹ میں سر اور ڈاڑھی کا بہت سا حصہ قدرتی سیاہی پر آ گیا اور لطف یہ ہے۔ کہ کسی قسم کا داغ چہرے پر نمودار نہ ہوا۔ اور دوسرے خضابوں سے بڑھ کر بات جو اس میں دیکھی گئی وہ یہ تھی۔ کہ پندرہ دن کے بعد صرف کھونٹی نکلی۔ جو صرف برش کے چھونے سے بالکل سیاہ ہوگئی۔"

(مولوی) **محمد دین** (صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی قادیان)

نوٹ:- خضاب بہار شباب کے نمونہ کا بکس صرف ۸ر میں۔ پوری شیشی ۹ر میں اور درجن للعہ روپیہ میں بھیجی جاتی ہے۔ ڈاک کا خرچ سوائے نمونہ کے بذمہ خریدار ہوگا۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

منیجر دارالشفا جان عالم قادیان ضلع گورداسپور

قادیان میں ایک احاطہ بہت عمدہ موقعہ بیع ہوتا ہے

ایک احاطہ زمین تخمینا ۲۰ مرلے شہر کے غربی جانب ہندو بازار کے سرے پر جس میں کہ یکہ خانہ کا اڈا ہے عین چوبستہ پر واقع ہے موجودہ صورت میں اس میں کچھ عمارت خام جو کہ مناسب اڈا خانہ کے ہوا کرتی ہے۔ موجود ہے۔ مسجد اقصیٰ سے قریباً تین منٹ کا راستہ ہے۔ اور مسجد مبارک سے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا راستہ ہوگا۔ جو صاحب بیع لینا چاہیں۔ وہ بذریعہ خط و کتابت یکم دسمبر تک تصفیہ کرلیں۔ قیمت یک صد روپیہ فی مرلہ ہوگی۔ جو صاحب سارا احاطہ لینا چاہیں۔ ان سے کچھ رعایت بھی ہوسکیگی۔

المشتہر

ملک محمد منور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

خضاب دلپذیر

پوڈر کی صورت میں ہے تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگایا جائے تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح بال سیاہ ہوجاتے ہیں ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے۔ بطور نمونہ منگوائیں خضاب خود آپکو اپنا گرویدہ کرلیگا۔ نمونہ ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی ایل ایم سرگودھا

خلافت [illegible] کا صفایا

بھائیوں کو مژدہ

احمدی پاکٹ بک

جس کی عرصہ سے مانگ تھی۔ خدا کے فضل سے از سر نو نہایت عمدگی سے مرتب کر کے طیار کی گئی ہے۔ وفات مسیح صداقت مسیح موعود ختم نبوت وغیرہ تمام مسائل متعلقہ احمدیت کے متعلق حوالجات آیات واحادیث وتفاسیر کے صحیح صحیح جمع کئے گئے ہیں۔ آیات اور احادیث کے اعراب اور ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ پاکٹ بک انشاء اللہ سفر حضر اور مباحثات وغیرہ میں ہر طرح مفید ثابت ہوگی احباب اس کے لئے جلد درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجدیں۔

کتاب گھر قادیان

حضرات

اگر آپ نے نکمے بھائیوں میں تبلیغ کرنی ہو۔ تو پنجابی نظم **ہمے شبد** قیمت ۲ر طلب فرما کر حفظ فرمادیں۔ یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بہت پسند فرمائی ہے۔ اور اگر پنجابی نظموں میں نئی بہار کا لطف اٹھانا ہو۔ تو **پنجابی گیت** قیمت ۲ر منگوائیں۔ "پگڑی کون بنائے" پنجابی کی مقبول عام نظم بھی اس میں ہے۔ اور اگر آپ حضرت مسیح موعودؑ کے سچے عشق کی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ترانۂ اسلام منگا کر حفظ اٹھائیں اور اگر آپ کو احمدیت کے ہر بڑے مسئلے کے متعلق حوالجات درکار ہوں۔ تو **رفیق مسلم** قیمت ۲ر ضرور منگائیں۔ اس کتاب میں وفات مسیح صداقت مسیح موعود و نبوت فی الاسلام اور دیگر مسائل کی نسبت قرآن مجید احادیث اور بزرگان سلف وعلمائے خلف کی کتب سے مفید اور کارآمد حوالے درج ہیں۔ جا بجا لغویہ کتاب احمدی احباب کیلئے نہایت ضروری ہے۔ ضرور منگائیے۔ یہ جلسے پر خریدنے کیلئے تیار ہو گئی ہے۔

المشتہر

محمد شفیع اسلم قادیان دارالامان پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب کے مجربات

سرمہ نور حضور مجلس طرح اسکو خود استعمال فرماتے اور اپنے مطب میں بیماروں کو استعمال کراتے اور فرماتے تھے کہ یہ سرمہ ان امراض کے لئے نہایت مفید ہو اس کے اعلیٰ اجزا ممیرا در مروارید ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند جالا۔ آنکھوں سے پانی کا آنا پلکوں کی موٹائی۔ سرخی آنکھوں کی تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

سرمہ زنگاری اس کے استعمال سے دھند۔ جالا ککرے۔ پھولا۔ ناخنہ۔ خارش لبدار پانی کا آنا۔ پلکوں کی سرخی۔ بالوں کا گرنا۔ ان تمام امراض کو دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ار

کشتہ سونا کی گولیاں یہ گولیاں ان نوجوانوں کے لئے اکسیر ہیں۔ جو جوانی کی حالت میں بوڑھے ہو گئے ہوں۔ یا جن کی حرارت غریزی کمزور ہو گئی ہو۔ وہ ان گولیوں کا استعمال ضرور رکھیں۔ یہ جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ اور ضعف دماغ۔ ضعف دل۔ کمزوری جگر۔ کمزوری معدہ۔ غرض تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیکر رنگت کو سرخ بنا دیتی ہیں اور چستی پیدا کر کے تمام امراض جو کہ کمی خون اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں۔ ان کو دور کر دیتی ہیں قیمت فی درجن ایک روپیہ۔ عہ ر

معجون شفاء الناس اس کے استعمال سے فالج۔ لقوہ۔ رعشہ دور ہوتے ہیں۔ بوڑھے اور کمزوروں کو نہایت مفید ہے۔ جن کے اعصاب کمزور ہوں۔ اور جس گھر میں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے ایک نعمت ایزدی ہے۔ منگوا کر استعمال کریں اور اولاد نرینہ بفضل خدا حاصل کریں۔ حضرت حکیم الامۃ اس کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

المشتہر

نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت

قادیان ضلع گورداسپور

حضرت مولانا نورالدین کی اٹھرا کا مجرب تحفہ

حب اٹھرا

دافع اسقاط حمل

کیا معنے کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتے۔ یا گر ہو پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کے لئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے۔ جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے مایوس و نا امید ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شاداں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے اللہ کا شکریہ بجا لاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اس قادر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیر خواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زمان تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور آئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل و رضاعت میں صرف چھ تولہ۔ خرچ ہوتی ہیں۔

قیمت فی تولہ عہ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دی جائے گی۔

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی مالک دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

کانگرس کمیٹی میں شرکت کونسل کی منظوری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اس ریزولیوشن پر بحث کی جس میں کانگرس کو مشورہ دیا گیا کہ وہ آئندہ لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات میں مظالم پنجاب اور خلافت کے فوری حصول کی غرض سے حصہ لے۔ ریزولیوشن کی مخالفت رنگا آئر۔ جگت گورو شنکر آچاریہ و دیگر حضرات نے کی دوسرے دن کی بحث کے بعد کونسلوں میں داخل ہونے کا فیصلہ صدارتی ووٹ کے ذریعہ ہوا۔

گورو کا باغ کے متعلق نئی بحث امرتسر ۲۲ نومبر۔ ادواسین مہا منڈل نے گورو کے باغ کے مہنت سندر داس کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ اس کو اپنی اراضیات سر گنگا رام لاہوری کو ٹھیکہ پر دینے کا کیا حق تھا جب کہ وہ زمین چند روز پیشتر کے اعلان کے مطابق ادواسین مہا منڈل کو دی جا چکی تھی۔ انہوں نے مہنت کو قانونی چارہ جوئی کی دھمکی دی ہے اس کے جواب میں مہنت نے تسلیم کیا ہے کہ درحقیقت اس نے زمین ادواسین مہا منڈل کو دی تھی اور اس کے بعد ٹھیکے پر سر گنگا رام کو دی۔ ظاہر کیا ہے مہنت نے بیان کیا ہے کہ جتھا کا تحصیلدار نے چند کاغذوں پر اس سے دستخط لے گیا لیکن اسکو یہ نہیں بتایا گیا کہ انمیں کیا لکھا ہے۔

مسٹر گاندھی کونسلوں میں جانے کے خلاف ہمعصر ورتمان میں پروفیسر گدوانی نے لکھا ہے کہ ہمکو مہاتما گاندھی کی چٹھی موصول ہوئی ہے جسمیں انہوں نے فرمایا ہے کہ کونسلوں میں جانا ترک موالات کے قطعی خلاف ہے۔ اگر زمانہ بھر بھی کونسلوں میں جانے کی حمایت کرے۔ ہم ترک موالات رہ کر سوراج حاصل کریں گے۔

نیا خلیفۃ المسلمین اور مسلمانان کراچی! جمعیت العلماء سندھ کے پریذیڈنٹ وائس پریذیڈنٹ اور سکرٹری نے متفقہ طور پر اپنا ایک دستخطی اعلان شائع کیا ہے جسمیں انہوں نے انتخاب خلیفۃ المسلمین کے متعلق حکومت انگورہ کے فیصلے پر پوری پوری پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

الزام بغاوت میں ایک پنجابی عورت کی گرفتاری لاہور میں ۲۰ نومبر کو قریباً ۱۱ بجے پاربتی دیوی کو جو پنجاب پراونشل کانگرس کی پرچارک ہیں گرفتار کر لیا گیا میرٹھ کا ایک وارنٹ زیر دفعہ ۱۲۴ الف دکھایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی گرفتاری ان تقاریر کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جو آپ نے گذشتہ ماہ میں میرٹھ ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کے موقعہ پر کی تھیں۔

گکھڑ کے ایک مولوی کی وفات محمد عظیم نام ایک شخص جو سلسلہ احمدیہ کے بدترین مخالفین میں سے تھا۔ ۲۱ نومبر کو ذیابیطس کے مرض سے مر گیا۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس میاں فضل حسین کی صدارت میں علی گڑھ ۲۰ نومبر آنریبل فضل حسین وزیر تعلیمات پنجاب کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس علیگڈھ کی صدارت پیش کی گئی۔ آپ نے اسے قبول فرما لیا ہے۔

سر ولیم ونسنٹ کو الوداعی دعوت دہلی ۲۱ نومبر۔ امراء نے سر ولیم ونسنٹ کو الوداعی دعوت دی۔ اور بہمیں تقریریں کی۔ اور ان کی خدمات کی بیحد تعریف کی۔

خلافت فنڈ میں غبن پر گرفتاری دہلی ۲۱ نومبر خلافت فنڈ میں تصرف بیجا کرنے کے الزام میں مسٹر نذیر علی خاں سابق سکرٹری پراونشل خلافت کمیٹی کو گرفتار کیا گیا ہے اس مقدمہ کی سماعت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کریں گے۔

اکالیوں کے نئے ارادے امرتسر ۲۱ نومبر عام افواہ مشہور ہے کہ اب اکالی اُس زمین پر قبضہ کرنے کیلئے مصروف ہوں گے۔ جو دربار کے نزدیک واقعہ ہے اور جہاں پولیس کی چوکی واقع ہے۔

پنجاب میں پلیگ پنجاب پلیگ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۴ نومبر میں ۱۷ آدمی بیمار ہوئے اور ۱۰ اموات ہوئیں۔ چھ اموات ضلع سیالکوٹ میں ہوئیں اور ایک لائلپور میں۔

استعمال شدہ ٹکٹوں کے استعمال پر سزا لکھنؤ میں ایک شخص سری کرشن کو استعمال میں آئے ہوئے ٹکٹوں کو پارسل پر لگانے کے جرم میں مسٹر شفیع سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے زیر دفعہ ۶۲ قانون ڈاکخانہ جات ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔

گورو کے باغ کے لئے جتھوں کی روانگی بند امرتسر ۱۸ نومبر۔ گورو کے باغ میں جو جتھے روز جاتے تھے آج جانا بند ہو گئے۔

اکالیوں کے خلاف جدوجہد امرتسر ۲۲ نومبر کل اسجگہ گوکا سکھوں کے دہرم شالہ میں ان کا ایک ضروری دیوان منعقد ہوا جسمیں انھوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی عزت اور حالت کو برقرار رکھنے کے لئے ہم کو بھی جتھے بنانے چاہئے۔

ایک نامہ دہاری نے گہنگل سنگھ نے بیان کیا کہ اکالی ہم کو مردہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھی ان کے خلاف جدوجہد کریں تاہم ہم صحیح معنوں میں سکھ ہیں۔

صوبہ سرحدی میں ایک علیحدہ یونیورسٹی کی تجویز ۵ نومبر آنریبل سر محمد شفیع ممبر تعلیم نے سینچروار ۴ نومبر کو اسلامیہ کالج پشاور کا معائنہ کیا خیبر یونین کالج کے طالب علموں کی کلب اور انجمن نے سر محمد شفیع کو ایڈریس دیا اس ایڈریس میں خیبر یونین کے مقاصد اور نظام بیان کیا گیا اور امید ظاہر کی گئی کہ موجودہ ممبر تعلیم کے عہد میں اسلامیہ کالج کو یونیورسٹی کے درجہ تک پہنچا دیا جاویگا۔

جواب میں سر محمد شفیع نے بتلایا کہ میرے عہدہ کی میعاد قریباً ساڑھے چھ ماہ تک ختم ہو جاویگی اور مجھے آپ کی خواہش کے ساتھ امید ہے کہ کچھ دنوں کے بعد ان کا یہ خواب کہ صوبہ سرحد کی یونیورسٹی قائم کیجاوے جلد پورا ہو جاوے گا۔

ڈاکوؤں نے قیدی رہا کردئے وزیرستان کی اطلاعات سے مظہر ہیں کہ ایک ہندو کے بغیر تمام آدمیوں کو جلال خیل نے رہا کر دیا ہے۔

مسلمانان ہند کا وفد مصر کو دہلی ۱۹ نومبر سر آغا خان کے مشورہ کے مطابق مسلمانان ہند کا جو مختصر سا وفد مصر یا بروسہ کو جانے والا ہے۔ اس کے صدر حکیم اجمل خانصاحب ہوں گے۔

نکل کی اٹھنیوں کی ساخت روک دی گئی گورنمنٹ ہند کی جانب سے ایک سرکاری کمیونک میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بعض مقامات پر بازاروں میں جو یہ افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ گورنمنٹ نے نکل کی اٹھنیوں کو واپس لیلیا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ چونکہ یہ اٹھنیاں کچھ عوام میں پسند نہیں کی گئیں اس لئے ان کی مزید ساخت بند کر دی گئی ہے۔ اب بجائے ان کے نئی قسم کی اٹھنیاں بنائی جائیں گی۔

غیر ممالک کی خبریں

خلیفۃ المسلمین کا اغوا قسطنطنیہ ۱۷ نومبر سلطان کے فرار کی خبر معلوم ہونے پر شہر میں سنسنی پیدا ہو گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ترکان احرار یہ عقیدہ کرنے کی کوشش کریں گے کہ برطانیہ نے سلطان کا اغوا کیا ہے مگر محمد وحید الدین خلیفۃ المسلمین کے دستخطی خط سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ درخواست خود سلطان نے کی تھی جس سے یہ بات پائی گئی کہ وہ تخت سے دست بردار نہیں ہو رہے ہیں۔ خلافت کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ خلیفہ آزاد خیال کیا جاتا ہے کہ ترکان احرار یہ کہیں گے کہ چونکہ سلطان نے انگریزوں کے پاس پناہ لی ہے اس لئے انہوں نے اپنے دعویٰ خلافت کو قربان کر دیا ہے۔ سلطان کے بھاگ جانے پر اعتدال پسند ترکوں کی پریشانی رفع ہو گئی ہے۔ بہتوں کو شکر الحمد للہ کہتے ہوئے سنایا گیا ہے۔

خلیفۃ المسلمین کی درخواست برطانیہ سے لندن ۱۸ نومبر۔ ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہے کہ سلطان نے اس خوف سے کہ اس کی آزادی اور جان خطرہ میں ہے۔ مسلمانان عالم کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ انکی حفاظت کریں اور قسطنطنیہ سے کسی دوسرے مقام پر لے جائیں۔

شاہ حجاز کی خلیفۃ المسلمین کو دعوت جدہ سے قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حسین شاہ حجاز نے سلطان ٹرکی کو دعوت دی ہے کہ مکہ معظمہ تشریف لے آئیں۔ انہیں عزت و توقیر سے رکھا جائیگا

سلطان پر مقدمہ چلانے کا سبب لندن ۱۶ نومبر۔ ٹائمز کے نامہ نگار قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ مجلس انگورہ نے باب عالی کی اس یادداشت کی بنا پر جو اس نے لاسین کے متعلق انگورہ بھیجی تھی۔ سلطان اور وزراء حکومت قسطنطنیہ پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلہ کا نتیجہ ہوگا کہ سلطان کی حوالگی کا مطالبہ کیا جائیگا۔

رفعت پاشا معزول کر دیئے گئے لندن ۲۲ نومبر۔ ریوٹر ایجنسی کا پیغام مظہر ہے کہ حکومت انگورہ نے رفعت پاشا کو جو حکومت انگورہ کی طرف سے قسطنطنیہ کے گورنر تھے اور جو موجودہ حالات میں اتحادیوں کے ساتھ گفت و شنید کرتے رہے ہیں اس بنا پر معزول کر دیا ہے کہ وہ اتحادیوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ مصالحانہ رویہ رکھتے تھے۔

خلیفہ کے خطاب میں تبدیلی قسطنطنیہ ۲۲ نومبر۔ سرکاری اعلان سے مظہر ہے کہ نئے خلیفہ کو "ہز ہائینس" کا خطاب دیا گیا ہے اور "ہز امپیریل میجسٹی" کا خطاب متروک کر دیا گیا ہے۔ مجلس ملی عظمیٰ انگورہ کی طرف سے ۱۵ اراکین رسم تاجپوشی کے لئے جو جمعہ تک ملتوی کر دی گئی ہے پہنچ گئے ہیں۔

سابق خلیفۃ المسلمین کے ہندوستان آنے کی افواہ لندن ۱۹ نومبر۔ مسٹر وارڈ پرائس نے قسطنطنیہ سے حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ "یہاں ترکان احرار کو اس بات کا اندیشہ لاحق ہے کہ برطانیوں کا ارادہ ہے کہ سابق سلطان کو ہندوستان لیجائیں اور وہاں جا کر ان کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیں"

لاسین میں عربی وفد کی آمد لاسین ۲۱ نومبر۔ آج موسیٰ کاظم پاشا کی زیر سرکردگی فلسطین سے ایک عربی وفد یہاں پہنچا ہے۔

انگورہ میں دو سو ترک بالشویکوں کی گرفتاری لندن ۱۹ نومبر۔ ڈیلی میل کے نامہ نگار ماسکو کا بیان ہے کہ بالشویک انگورہ میں دو سو کمیونسٹوں کی گرفتاری پر آگ بگولا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ۲۰ پر غداری کا الزام لگایا گیا ہے۔

چین کے غدار وزیر کی گرفتاری پیکن ۲۰ نومبر۔ وزیر مالیات کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور کابینہ وزارت نے استعفیٰ داخل کر دیا۔ گرفتار شدہ وزیر پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے خفیہ طور پر چینی اطالوی بنک کے ایک عہد نامہ پر دستخط کر دیئے تھے تاکہ آسٹرو جرمنی قرضہ جس کو قبل از جنگ منظور کر لیا گیا تھا ملتوی کر دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کابینہ وزارت اس وقت تک کام سے دست بردار نہیں ہوگی جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو جائے

قسطنطنیہ پر ہوائی جہازوں کی چھاؤنی قسطنطنیہ ۲۱ نومبر پچاس انگریزی ہوائی جہاز آج قسطنطنیہ کے اوپر سے پرواز کرتے ہوئے گذرے اس سے آبادی پر اچھا اثر پڑا۔

جدید خلیفۃ المسلمین اور برطانیہ لندن ۲۱ نومبر ڈیلی ٹیلیگراف کے وقائع نگار نے جدید خلیفۃ المسلمین سلطان عبد المجید خان سے اپنی ملاقات کی کیفیت اخبار مذکور میں شائع کرائی ہے۔ گفت و شنید کے دوران میں خلیفہ نے فرمایا کہ میں برطانیہ کی ایمانداری پر یقین رکھتا ہوں اور اس امر کا زبردست حامی و مؤید ہوں کہ ٹرکی اور برطانیہ کے مابین مفاہمت ہو جائے۔ اور ان کے تعلقات مضبوط و مستحکم ہو جائیں۔

رفعت پاشا گورنر قسطنطنیہ کا جانشین قسطنطنیہ ۲۲ نومبر مجلس انگورہ کے ایک خفیہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ رفعت پاشا کی جگہ نائب وزیر دفاع صلاح الدین عادل کو مقرر کیا جائے۔

ترکوں نے مارشل لا جاری کر دیا قسطنطنیہ ۲۱ نومبر ترکی کمانڈ کے ایک کمیونک کا اعلان ہے کہ ترکوں نے مارشل لا جاری کر دیا ہے۔ اور مناسب طور پر اجازت حاصل کئے بغیر چندہ فراہم کرنے والوں اور ہتھیار باندھنے والوں کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ترکی تعرض کی ابتداء ہے۔

سابق وزیر ایران اور مسٹر بالفور لندن ۲۱ نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم وثوق الدولہ نے مسرز بلیک وڈ اینڈ سنز اور مسٹر جے ایم بالفور کے خلاف اس الزام میں ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا ہوا ہے کہ مسٹر بالفور نے ایران کے متعلق اپنی کتاب میں مدعی پر الزام لگایا تھا کہ اس نے ۱۳۱۵۰۰ پونڈ غبن کر لئے ہیں یہ رقم ۲ لاکھ پونڈ کے ایک قرضہ کے متعلق معاہدہ کے سلسلہ میں تھی کہ جو مدعی نے اس وقت جب وہ وزیر اعظم تھا لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اس کی کبھی تکمیل نہیں کی گئی اس نے کہا کہ یہ رقم برطانیہ کلاں کو ادا کرنی چاہیئے۔ اب مسٹر بالفور نے اقبال کر لیا ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد تھا اور اس کے لئے اظہار افسوس کر دیا ہے اب یہ کتاب اشاعت سے واپس لی جائے گی اور مدعا علیہم خرچہ مقدمہ ادا کریں گے۔

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر [illegible] شائع ہوا